دسواں اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کی کارروائی

اجلاس منعقدہ دوشنبہ مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۹۲ء بمطابق ۲۵/ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲۔	وقفہ سوالات	۲
۳۔	اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے صدر نشینوں (چیئرمین) کے پینل کا اعلان	۹
۴۔	رخصت کی درخواستیں	۱۰
۵۔	تحریک استحقاق نمبر۱ (منجانب مسٹر کچکول علی صاحب)	۱۱
۶۔	تعزیتی قرارداد (منجانب میر ہمایوں خان مری)	۱۳
۷۔	تحریک التواء نمبر۱ منجانب مولانا امیر زمان صاحب	۲۴
۸۔	تحریک التواء نمبر۲ (منجانب کچکول علی صاحب)	۲۶
۹۔	تحریک التواء نمبر۳ (منجانب عبدالقہار صاحب)	۲۹
۱۰۔	(i) بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون نمبر۱ مصدرہ ۱۹۹۲ء (پیش کیا گیا)	۳۰
۱۱۔	(ii) بلوچستان پبلک پراپرٹی (تجاوزات کو ہٹانے) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۲ء مسودہ قانون نمبر۲ مصدرہ ۱۹۹۲ء (پیش کیا گیا)۔	۳۲
۱۲۔	بولان میڈیکل کالج (بورڈ آف گورنرز) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۲ء (مسودہ قانون نمبر۳) مصدرہ نے ۱۹۹۲ء (منظور کیا گیا)	۳۳

جناب اسپیکر ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

جناب ڈپٹی اسپیکر ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ مسٹر عبدالقہار خان ودان

(از مورخہ ۱۸ ر نومبر ۱۹۹۲ء)

مسٹر محمد حسن شاہ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ سیکریٹری صوبائی اسمبلی

مسٹر محمد افضل ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ جوائنٹ سیکریٹری صوبائی اسمبلی

(نوٹ:- کابینہ اور اسمبلی کے معزز اراکین کی مشترکہ فہرست کے لئے اگلا صفحہ ملاحظہ ہو)

فہرست ممبران اسمبلی

۱	میر عبدالمجید بزنجو	ڈپٹی اسپیکر اسمبلی
۲	میر تاج محمد خان جمالی	وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)
۳	نواب محمد اسلم رئیسانی	وزیر خزانہ
۴	سردار ثناء اللہ زھری	وزیر بلدیات
۵	میر اسرار اللہ زھری	وزیر صحت
۶	میر محمد علی رند	وزیر مال
۷	مسٹر جعفر خان مندوخیل	وزیر تعلیم
۸	میر جان محمد خان جمالی	وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی
۹	حاجی نور محمد صراف	وزیر کیوڈی اے
۱۰	ملک محمد سرور خان کاکڑ	وزیر مواصلات و تعمیرات
۱۱	ماسٹر جانسن اشرف	وزیر اقلیتی امور
۱۲	مولوی عبدالغفور حیدری	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۱۳	مولوی عصمت اللہ	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
۱۴	مولوی امیر زمان	وزیر زراعت
۱۵	مولوی نیاز محمد دوتانی	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۶	سید عبدالباری	وزیر خوراک
۱۷	مسٹر حسین اشرف	وزیر ماہی گیری
۱۸	میر محمد صالح بھوتانی	وزیر صنعت
۱۹	مسٹر محمد اسلم بزنجو	وزیر محنت و افرادی قوت
۲۰	نواب زادہ ذوالفقار علی مگسی	وزیر داخلہ

۲۱	ملک محمد شاہ مردان زئی	وزیر سماجی بہبود
۲۲	ڈاکٹر کلیم اللہ خان	
۲۳	مسٹر سعید احمد ہاشمی	صوبائی وزیر
۲۴	میر علی محمد نوتیزئی	
۲۵	مسٹر عبدالقہار خان	
۲۶	مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	
۲۷	سردار محمد طاہر خان لونی	
۲۸	میرباز محمد خان کھیتران	
۲۹	حاجی ملک کرم خان خجک	
۳۰	سردار میر محمد ھمایوں خان مری	
۳۱	نواب محمد اکبر خان بگٹی	
۳۲	میر ظہور حسین خان کھوسہ	
۳۳	سردار فتح علی عمرانی	(صوبائی وزیر)
۳۴	مسٹر محمد عاصم کرد	
۳۵	سردار میر چاکر خان ڈومکی	
۳۶	میر عبدالکریم نوشیروانی	(صوبائی وزیر)
۳۷	شہزادہ جام علی اکبر	وزیر جنگلات
۳۸	مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ	
۳۹	ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	
۴۰	مسٹر ارجن داس بگٹی	ہندو اقلیتی نمائندہ
۴۱	سردار سنت سنگھ	سکھ اقلیتی نمائندہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۹۲ء بمطابق ۲۵ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ

بروز دو شنبہ

زیر صدارت جناب ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

بوقت گیارہ بج کر بیس منٹ پر صبح صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر السلام وعلیکم۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ‏ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۙ‏ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ؕ‏ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ؕ‏ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ‏ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ع

ترجمہ : ہر طرح کی ستائشیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہے' جو رحمت والا ہے' اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالا مال کر رہی ہے۔ جو اس دن کا مالک ہے' جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئے گا(خدایا)! ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں (خدایا) ہم پر(سعادت) کی سیدھی راہ کھول دے۔ وہ ان جو ان لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تونے انعام کیا ان کی نہیں جو پھٹکارے گئے' اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے۔

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر اب وقفہ سوالات ہے ڈاکٹر کلیم اللہ

X ۵۵۷ ڈاکٹر کلیم اللہ

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(ا) کیا یہ درست ہے کہ بعض اطلاعات کے مطابق بلدیہ پلازہ کے متعلق ریکارڈ سابق میئر اپنے ساتھ لے گیا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ ریکارڈ اب تک واپس کر دیا گیا ہے اور ثبوت کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے نیز کیا میئر شپ ختم ہونے کے بعد سرکاری ریکارڈ غائب کرنے کا سبق میئر کا یہ اقدام قانونی جرم نہیں اور حکومت کی جانب سے اس غیر قانونی حرکت پر باقاعدہ کیس رجسٹر نہ کرانے کی کیا وجوہات ہیں۔ تفصیل دی جائیں۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) الف) بلدیہ شاپنگ کمپلیکس سے متعلق فائلیں و دستاویزات سینئر ایم بی، آر حکومت بلوچستان کو بھجوائی گئی ہیں جس کی رسید آخر پر لف ہذا ہے اس کے علاوہ چھ فائلیں اور دو دستاویزات دفتر سے غائب ہیں، جس کے بارے میں دفتر کو مطلع کیا گیا، سابق میئر کو بذریعہ متعدد خطوط و اخباری اشتہار فائلوں کی واپسی کے بارے میں لکھا گیا۔ مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۹۲ء کو چار فائلیں اور دو دستاویزات اسسٹنٹ آرکیٹیکٹ اسٹنٹ ڈائریکٹر بلدیہ شاپنگ کمپلیکس نے واپس کر دی ہیں، تاہم منی مارکیٹ کی فائل اور ایک دوسری فائل ابھی تک دفتر کو واپس نہیں ہوئی

(ب) یہ درست ہے کہ اس دفتر کی غائب شدہ فائلوں میں سے چار عدد فائلیں اور دو عدد دستاویزات جیسا کہ پیرا گراف الف میں واضح کیا گیا ہے وصول ہو چکی ہیں اور یہ فائلیں اور دستاویزات ثبوت کے طور پر پیش کی جا سکتی ہیں۔ منی مارکیٹ و دیگر فائل کے متعلق خط و کتابت جاری ہے۔

جناب اسپیکر میرے خیال میں اس سوال کو پڑھا ہوا تصور کریں آپ کوئی ضمنی اگر پوچھنا چاہیں اس سلسلے میں تو پوچھ لیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (ضمنی سوال) جناب اسپیکر اس سلسلے میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میئر جانے کے ساتھ بہت سی اہم فائلیں اپنے ساتھ لے گئے تھے ان میں بہت سے اہم منصوبے تھے جو غیر قانونی طور پر پاس ہوئے تھے مختلف کمپلیکسز کے بارے میں پروگرامز تھے اور دیگر غیر قانونی چیزیں تھیں معلوم ہوتا ہے کہ ان میں

جو غیر ضروری چیزیں تھیں وہ تو انہوں نے واپس کردیں لیکن ایک دو فائلیں اب بھی غائب ہیں یہ حساس فائلیں ہیں میرے خیال میں اب بھی کچھ فائلیں ان کے ساتھ باقی ہیں جو واپس نہیں کی گئیں ہیں اگر واقعی ایسا ہے تو یا اس کا کوئی قصہ ہے تو کیا اس کی کوئی چھان بین یا کوئی جواب طلبی کی گئی ہے؟"

سردار ثناء اللہ خان زہری(وزیر بلدیات جناب اسپیکر جس طرح ڈاکٹر صاحب نے کہا یہ سچ ہے جب بلدیاتی ادارے ڈیزالو Dissolve ہوئے تو سابقہ میئر صاحب کچھ کاغذات اپنے ساتھ لے گئے' میں نے بار بار انکو نوٹس دیئے اور سکریٹری کو بھی کہا کہ وہ دستاویزات اور فائلیں واپس کریں سوال کے جواب میں آپ نے دیکھا ہوگا انہوں نے کچھ فائلیں واپس کردی ہیں اب جس طرح ڈاکٹر صاحب کہیں گے ایک انکوائری کمیٹی بٹھا کر ان کے خلاف انکوائری ایکشن action گورنمنٹ کا کام ہے میری طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ میرے خیال میں انکوائری کمیٹی بٹھائی جائے تو ہمیں تسلی ہوسکتی ہے۔

وزیر بلدیات ٹھیک ہے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں آپ اسمبلی فلور پر ایک کمیٹی بنالیں مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے۔

جناب اسپیکر ٹھیک ہے اجلاس کے بعد آپ اور ڈاکٹر صاحب یہ کمیٹی بنائیں گے۔

وزیر بلدیات ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب میرے چیمبر میں آجائیں ہم اس کو ڈسکس کرلیں گے۔

جناب اسپیکر اگلا سوال بھی ڈاکٹر صاحب کا ہے۔

X ۵۵۸ ڈاکٹر کلیم اللہ کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے میونسپل کارپوریشن کوئٹہ کے ۴۸ شہری حلقوں کی ترقیاتی کاموں کے لئے معمولی مختص کردہ رقم کے مقابلے میں متنازعہ ۹ حلقوں کی ترقی کے لئے بہت زیادہ رقم مختص کی ہے۔

(ب) اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو مختص کردہ رقم کی حلقہ وار تفصیل دی جائے اور یہ بھی بتلایا جائے کہ یہ تقسیم کس معیار پر کی گئی ہے جب کہ میونسپل کارپوریشن کا دارومدار صرف اور صرف شہری آبادی کے پرانے ۴۸ حلقوں کے ٹیکسوں پر ہے۔ نیز کیا یہ تقسیم ان ۴۸ حلقوں کے باسیوں اور کاروباری عوام کے مفادات کے خلاف اقدام نہیں ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر بلدیات (الف) ترقیاتی پروگرام برائے سال ۹۲-۱۹۹۱ء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱) سڑکوں کی تعمیر و مرمت ۵۴۰۴۹۰۱۰۰-۰۰ روپے

۲۰۱۰۰۰۰۰-۰۰

۲) نالیوں کی تعمیر و مرمت ۳۲۳۵۸۰۰-۰۰ روپے

۴۶۸۰۰۰-۰۰

سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کسی حلقے کا ذکر نہیں اسے ضرورت کے پیش نظر تیار کیا گیا' تاہم کاموں کی فہرست ذیل ہے۔

(ب) تفصیل جزو الف پر ملاحظہ ہو' شہر میں ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ترقیات کاموں کے لئے مختص کی گئی رقم ترقیاتی کاموں اور ان کے لئے مختص کی گئی رقوم مذکورہ فہرست ملاحظہ ہے۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال ۹۲-۱۹۹۱ء
میونسپل کارپوریشن کوئٹہ

تعمیر سڑکیں

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ لاگت	کیفیت
۱-	تعمیر روڈ رند گڑھ بائی پاس تخختانی فیز ا	۲۰۰'۰۰۰-۰۰	
۲-	کلی شاہو زئی میں بقیہ روڈ کی تعمیر	۲۰۰'۰۰۰-۰۰	
۳-	تعمیر روڈ بلاک تعمیر ۳ سیٹلائٹ ٹاؤن	۲۰۰'۰۰۰-۰۰	
۴-	تعمیر روڈ حاجی مجید سٹریٹ کاسی روڈ	۲۰۰'۰۰۰-۰۰	
۵-	تعمیر روڈ لوڑ کاریز سریاب روڈ نزد بلوچستان یونیورسٹی گلی نمبر ۱	۲۰۰'۰۰۰-۰۰	
۶-	تعمیر روڈ' لوڑ کاریز سریاب روڈ نزد بلوچستان یونیورسٹی گلی نمبر ۲	۲۰۰'۰۰۰-۰۰	
۷-	تعمیر روڈ' نالیاں کلی مبارک	۱'۵۰'۰۰۰-۰۰	
۸-	تعمیر روڈ کلی شیرانی	۱'۹۵'۰۰۰-۰۰	

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ لاگت	کیفیت
۹-	کلی ترخہ میں روڈ کی تعمیر	۱'۹۵'۰۰۰-۰۰	

۱۰۔ تعمیر میر شاہ دوست سٹریٹ سریاب روڈ	۲۰۰‘۰۰۰_۰۰
۱۱۔ تعمیر روڈ ‘ نالیاں رحمت کالونی نمبر۱ ‘ گلی نمبر۴	۳‘۷۳‘۰۰۰_۰۰
۱۲۔ امپرومنٹ ‘ مرمت آرٹ اسکول روڈ ‘ سندھی سٹریٹ ‘ کابل سنگھ سٹریٹ	۱۴۵۰۰۰_۰۰
۱۳۔ تعمیر روڈ ‘ حق آباد	۲‘۰۰‘۰۰۰_۰۰
۱۴۔ نیو الگیلانی روڈ میں سڑکوں کی تعمیر	۱‘۶۴‘۰۰۰_۰۰
۱۵۔ شہر کی مختلف سڑکوں کی پرومکس ۔ پیچ ورک کرنا	۱‘۰۰۰۰۰.۰۰
۱۶۔ اتحاد کالونی میں حاجی روزی خان روڈ نالی کی تعمیر	۷۳‘۰۰۰_۰۰
۱۷۔ حلقہ نمبر ۷ ۴ میں روڈ کی تعمیر	۱۹۲‘۶۰۰_۰۰
۱۸۔ حلقہ نمبر ۷ ۴ میں سڑک کی تعمیر	۱‘۳۵‘۵۰۰_۰۰
۱۹۔ حلقہ نمبر ۲۰ میں ٹی اینڈ ٹی ٹرنچس کی مرمت ‘ کارپیٹ کرنا	۲‘۲۶‘۰۰۰.۰۰
۲۰۔ کلی نیک محمد نزد برما ہوٹل روڈ گلیوں کو کارپٹ کرنا	۱‘۷۵‘۰۰۰_۰۰
۲۱۔ تعمیر روڈ رند گڑھ بائی پاس تختانی سٹریٹ نمبر۲۔	۲۰۰‘۰۰۰_۰۰
۲۲۔ سبزل روڈ سے ملحقہ سڑک کی تعمیر	۲۰۰‘۰۰۰_۰۰
۲۳۔ کلی احمد خان زئی روڈ کے بقیہ کام کی تکمیل	۲۰۰‘۰۰۰_۰۰
۲۴ بروری روڈ پر پروفیسر رئیسانی سٹریٹ کی تعمیر	۲۰۰‘۰۰۰_۰۰
۲۵۔ تعمیر روڈ ملا خیل سٹریٹ نیو	

الگیلانی روڈ	۲۰۰٬۰۰۰_۰۰	
۲۶۔ تعمیر روڈ الف سی سی سٹریٹ جان محمد روڈ ملک اکبر سٹریٹ	۱٬۹۴٬۰۰۰_۰۰	
۲۷۔ تعمیر حفاظتی دیوار حبیب نالہ محلقہ فقیر آباد	۳۰٬۰۰۰_۰۰	
۲۸۔ تعمیر سڑک بالک نمبر ۵ سیٹلائٹ ٹاؤن	۱٬۵۰٬۰۰۰_۰۰	
۲۹۔ تعمیر سڑک ملک حسن روڈ (شالدرہ)	۱۰۰_۰۰۰_۰۰	
۳۰۔ تعمیر خوشحال گلی جان محمد روڈ	۹۲٬۰۰۰_۰۰	
۳۱۔ یونیورسٹی اور سیٹلائٹ ٹاؤن کے پاس بلاک نمبر ۵ میں سڑک کی تعمیر	۱٬۷۰٬۰۰۰_۰۰	

سڑکوں کی مرمت

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ لاگت	کیفیت
۱۔	نہال سنگھ سٹریٹ کی مرمت	۱۵۰۰۰_۰۰	
۲۔	پنی روڈ سے ملحقہ گلی کی مرمت	۱۵۰۰۰_۰۰	
۳۔	جمعیت رائے روڈ پیر ابوالخیر روڈ پی ٹی اینڈ ٹی ٹرینچوں کی مرمت	۲۰٬۰۰۰_۰۰	
۴۔	محکم دین سٹریٹ شارع لیاقت روڈ کی مرمت	۲۰٬۰۰۰_۰۰	
۵۔	مرمت ٹی اینڈ ٹی ٹرینچوز حلقہ نمبر ۷	۳۰٬۰۰۰_۰۰	
۶۔	مرمت ٹی اینڈ ٹی ٹرینچوز حلقہ نمبر ۲۱	۳۰_۰۰۰_۰۰	
۷۔	پیچ ورک و من روڈ بالمقابل بلدیہ ہاؤس	۱۵٬۰۰۰_۰۰	
۸۔	شہر کی مختلف سڑکوں پر پیچ ورک کرنا	۵۰٬۰۰۰_۰۰	
۹۔	تعمیر، مرمت بی سی سی سٹریٹ بھٹی کالونی، بلاک نمبر ۴ سیٹلائٹ ٹاؤن	۱۵٬۰۰۰_۰۰	

جناب اسپیکر میرے خیال میں اس کو بھی پڑھا ہوا تصور کریں تاہم اگر ڈاکٹر صاحب کوئی ضمنی سوال کرنا چاہیں؟

ڈاکٹر کلیم اللہ جناب اسپیکر اس سوال سے جس طرح ظاہر ہوتا ہے بنیادی مسئلہ جو ہے وہ یہ ہے کہ جو نئے حلقے کوئٹہ کے ہیں یعنی اڑتالیس کے ماسوائے جو شامل نہیں کئے گئے تھے اور جو ابھی تک ریکگنائز (Recoginse) نہیں ہوئے یعنی جن پر کسی قسم کا ڈسپوٹ dispute ہے اسکے متعلق کیس بھی چل رہے تھے ان کو رقم الاٹ کی گئی تھی اس طرح ہوتا ہے کہ اکثریت اس میں نئے حلقوں کی ہے جن کو پیسے الاٹ کئے گئے میرا سوال یہ ہے کہ یہ رقم کس اتھارٹی نے کس اتھارٹی کے تحت الاٹ کی تھی؟ کیا ایڈمنسٹریشن نے کسی سے پوچھے بغیر یا کسی سے مشورہ کئے بغیر اس قسم کی الاٹمنٹ کر سکتی ہے یا نہیں؟

وزیر بلدیات جناب اسپیکر صاحب جس طرح ڈاکٹر صاحب نے کہا لیکن اس میں ڈاکٹر صاحب نے کوئی نشان دہی نہیں کی ہے وہ اس کی نشان دہی کریں کہ کون کون سے ایریاز میونسپل کارپوریشن میں شامل ہیں میں ان کو جواب دیتا ہوں اکثر اماؤنٹ ان کو دیئے گئے ہیں جو میونسپل کارپوریشن میں شامل ہیں یہ رقم وہاں پر خرچ کی گئی ہے میں سمجھتا ہوں زیادہ تر اماؤنٹ اور پیسہ کارپوریشن کے ایریاز میں آتے ہیں اور وہیں پر خرچ کئے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر انہوں نے اپنے سوال کے دوسرے جزو کے بارے میں پوچھا ہے یعنی کیا اس وقت ایڈمنسٹریٹر کو ایسی اتھارٹی حاصل تھی یا نہیں تھی؟ کیا آپ پہلے جزو کی تفصیلات یا کلیریفکیشن چاہتے ہیں یا سوال کا جو دوسرا حصہ ہے آپ اس کی کلیرفکیشن چاہتے ہیں؟

وزیر بلدیات جناب میں تفصیلات کی کلیریفکیشن چاہتا ہوں

ڈاکٹر کلیم اللہ جس طرح سیریل نمبر ۴۳ پر کلی احمد خان روڈ پر دیکھیں یہ نیا حلقہ ہے اس طرح سیریل نمبر ۱۴ پر یہ بھی نیا حلقہ ہے اس کے علاوہ بھی اور بھی نئے ایریاز ہیں یعنی میرا مطلب ہے کہ ساتھ ایریاز کے حساب سے یہ الاٹمنٹ کی گئی ہے۔

وزیر بلدیات میرے خیال میں ایڈمنسٹریٹر کو یہ اختیار حاصل ہے اگر وہ مناسب سمجھے تو رقم خرچ کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ اس کو خرچ کرنے کا تو اختیار ہے لیکن یہ ڈسپیوٹیڈ disputedareas ایریا زہیں وہ برابر اور ایکویٹی equity کی بنیاد پر ڈسٹربیوٹ distribute کرسکتے ہیں لیکن یہ حلقہ کا مسئلہ ہے کیونکہ جو سب سے بڑا حلقہ تھا یعنی ایک حلقہ کی ٹوٹل آبادی پانچ سو سے ایک ہزار تک ہے جب کہ دوسرے حلقہ کی آبادی آٹھ دس ہزار ہے لہذا ان حلقوں کی نوعیت مشکوک ہے یعنی ان کی آبادی تو ایک یونین کونسل کے حساب سے میکسیمم پانچ سو یا پندرہ سو ہوگی لیکن آپ نے ان کو بھی برابر کی بنیاد پر پانچ سو سے ہزار تک کو آٹھ ہزار بلکہ پندرہ ہزار کے حلقہ کے برابر دیا ہے۔ جب کہ یہ ایریا ز اور حلقے مشکوک ہیں اور ان کے بارے میں ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں ان کو یہ اختیارات نہیں تھے۔

وزیر بلدیات میرے خیال میں ڈاکٹر صاحب جو حلقے آپ بتا رہے ہیں یہ حلقے ابھی تک کینسل نہیں ہوئے ہیں بلکہ یہ حلقے ۱۹۸۸ سے اب تک کارپوریشن میں شامل ہیں ابھی آپ نے کمیشن بٹھایا ہے یہ کمیشن جو فیصلہ دے گا اس کے بعد ہم یہ دیکھیں گے کہ یہ پیسے ہم خرچ نہیں کرسکتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں ابھی تک یہ حلقے کوئٹہ میونسپل کارپوریشن میں شامل ہیں اگرچہ کچھ دوست کہتے ہیں کہ یہ حلقے کوئٹہ میونسپل کارپوریشن میں شامل ہونے چاہیں یا شامل نہیں ہونے چاہیں میرے خیال میں یہ پیسے یہاں خرچ ہوسکتے ہیں بہرحال لسٹ ان کے سامنے ہے آپ دیکھیں کہ برابری کی بنیاد پر یہ پیسہ خرچ ہوا ہے۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں یہ کوئی زیادتی نہیں ہوئی ہے میں یہ معاملہ آپ کے ساتھ ڈسکس کرنے کو تیار ہوں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ میں سمجھتا ہوں ایڈمنسٹریٹر کے ساتھ مل کر اس مسئلہ کو حل کریں ان سے بات کریں کیونکہ یہ غیر مساویانہ تقسیم کی گئی ہے نمبر دو بات یہ ہے کہ جو ڈسٹربیوشن کی گئی ہے وہ برابری کی بنیاد پر آپ حلقوں کو دے سکتے ہیں میرے خیال میں ایڈمنسٹریٹر کے ساتھ بیٹھ کر اس کو ڈسکس کریں۔

وزیر بلدیات تو پھر اس کے لئے ٹائم رکھیں آج شاید یہ نہیں ہوسکتا، آپ کل یا پرسوں رکھیں میں ایڈمنسٹریٹر کو بلاؤں گا اور سکریٹری کے دفتر میں ہم اسکو ڈسکس کریں گے۔

X۵۶۴ مسٹر عبدالقہار خان کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کارپوریشن میں تعینات شدہ پی' آر' او کو گریڈ ۱ سے تین سال کے اندر گریڈ ۱۸ میں ترقی دے دی گئی ہے؟

(ب) اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ترقی حکومت کے وضع کردہ کس قانون کے تحت عمل میں

آئی ہے' اگر نہیں تو اس غیر قانونی ترقی کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟ نیز کیا حکومت اس سلسلے میں تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

وزیر بلدیات

(الف) جی نہیں

(ب) X X X X X

۵۶۵X مسٹر عبدالقہار خان کیا وزیر بلدیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کارپوریشن کے پی' آر' او کے خلاف ایک انکوائری پر سابق وزیر بلدیات نے فوجداری مقدمہ درج کرانے کے علاوہ پی' آر' او مذکور کو فوری طور پر ملازمت سے برطرف کرنے کی بھی سفارش کی تھی۔

(ب) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو سبق وزیر موصوف کی مذکورہ بالا سفارش پر کس قدر عملدرآمد ہوا ہے' نیز اگر جواب نفی میں ہے تو اس کی وجہ بتلائی جائے۔

وزیر بلدیات ت(الف) میونسپل کارپوریشن کے ریکارڈ پر وزیر بلدیات کی ایسی کوئی سفارش موجود نہیں۔

(ب) چونکہ میونسپل کارپوریشن کے ریکارڈ پر ایسی کوئی سفارش موجود نہیں اس لئے مذکور اہل کار کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی

اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان

جناب اسپیکر سیکریٹری اسمبلی موجودہ سیشن کے لئے چیرمینوں کے پینل کا اعلان کریں گے۔

سید محمد حسن شاہ (سیکرٹری اسمبلی) بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے

۱۔ سردار محمد صالح بھوتانی (۲) مولوی امیر زمان

۳) سردار اسرار اللہ زہری (۴) ملک کرم خان خجک

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر سیکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواست پیش کریں اگر ہوں تو۔

سیکرٹری اسمبلی جناب سعید احمد ہاشمی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ آج کراچی گئے۔ ہیں جس کی بنا پر وہ اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے لہٰذا آج کی (رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے

(رخصت کی درخواست منظور کی گئی)

محمد حسن شاہ سیکرٹری اسمبلی میر عبدالکریم نوشیروانی نے اطلاع دی ہے کہ وہ ڈسٹرکٹ مکران کے دورہ پر ہیں اور اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے ہیں لہٰذا ان کے حق میں ۲۷ جولائی تا کیم اگست رخصت منظور کی جائے۔

رخصت کی درخواست منظور کی گئی)

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے

(رخصت کی درخواست منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی حاجی نور محمد صراف نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری میٹنگ کے سلسلہ میں کوئٹہ سے باہر گئے ہوئے ہیں لہٰذا انہوں نے اسمبلی اجلاس سے چار یوم کی رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے

(رخصت کی درخواست منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی میر محمد علی رند نے درخواست دی ہے کہ ان کی طبیعت ناساز ہے اس لئے آج اسمبلی اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں لہٰذا انہوں نے آج کی رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے

(رخصت کی درخواست منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی جناب محمد صالح بھوتانی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ اپنے ذاتی کام کے سلسلہ میں کراچی گئے ہوئے ہیں لہٰذا ان کے حق میں آج کی رخصت منظور فرمائی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ

آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت کی درخواست منظور کی گئی)

میر ہمایوں خان مری جناب والا! یہاں پر نامنظور درخواستیں بھی منظور ہو رہی ہیں سارے منسٹر یہاں نہیں ہیں سب کے سب یہاں نہیں ہیں کوئی بیمار ہے کوئی یہاں گیا ہے کوئی وہاں گیا ہے کوئی تاشقند میں بیٹھا ہے کوئی بخارا میں ہے کوئی یہاں پر ہے۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) جناب والا! ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں میر صاحب کو ہم کیوں نظر نہیں آرہے؟

میر ہمایوں خان مری جناب والا! میں منسٹروں کی بات کر رہا ہوں کہ منسٹروں کا فرض ہے انہیں اتنی مراعات دی جاتی ہیں کہ انہیں یہاں پر بیٹھنا چاہیے اور سوالات کا جواب دینا چاہیے۔ سب یہاں پر نہیں ہیں ایم پی اے حضرات تو ہیں ہی نہیں۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) جناب والا آپ دیکھیں یہاں پر سب منسٹرز ہیں جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں یہ سارے منسٹر ہیں۔

میر ہمایوں خان مری جناب میں بھی منسٹروں کی بات کر رہا ہوں ایم پی اے کی بات نہیں کر رہا ہوں اور میں منسٹروں کی بات کر رہا ہوں ماسوائے جے ڈبلیو کے ممبران اسمبلی کے وہ آپ کو بھی پتا ہے اور مجھے بھی میں اسپیکر کو یہ کہہ رہا تھا کہ یہاں جو بھی آپ نام لیں اس کے لئے شو آف دی ہینڈ کرائیں۔ آپ ان کی درخواست نامنظور کرائیں۔ آپ ان کی درخواست نامنظور کریں۔ کیونکہ یہاں سے نامنظور ہے اور وہاں سے منظور ہے۔

سیکرٹری اسمبلی نواب محمد اکبر خان بگٹی صاحب نے مصروفیت کی بنا پر رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپیکر تعزیتی قراردادیں ہیں اس سے پہلے ایک تحریک استحقاق ہے اس کو نپٹا لیتے ہیں کچکول علی صاحب تحریک استحقاق پیش کریں۔

(تحریک استحقاق)

مسٹر کچکول علی جناب اسپیکر میں اس معزز ایوان کو یہ تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ

مورخہ ۹۲-۳-۱۰ میں جناب اسپیکر صاحب نے رولنگ اور حکم دی تھی کہ ۹۲-۳-۲۵ کو ایک کمیٹی محرک، محکمہ زراعت کمشنر صاحب مکران کی سربراہی میں پنجگور جا کر دیکھ لے کہ واقعی ورلڈ بنک کی توسط سے وہاں یہ کوئی سی بھی اسکیم پر کام ہو رہا ہے یا نہیں لیکن اس کے باوجود نہ ہی کوئی کمیٹی بنائی گئی اور نہ ہی پنجگور کوئی کمیٹی بھیجی گئی، اس لئے اسپیکر کے رولنگ اور ایوان میں جو فیصلہ ہوا ہے اس کے باوجود اس پر عمل در آمد نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے محرک، جناب اسپیکر اور ساتھ ہی ساتھ اس مقدس ایوان کا بھی استحقاق مجروح ہوا ہے، للٰہذا اسمبلی کی کاروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر تحریک استحقاق جو پیش کی گئی ہے یہ ہے کہ

مورخہ ۹۲-۳-۱۰ میں جناب اسپیکر صاحب نے رولنگ اور حکم دی تھی کہ ۹۲-۳-۲۵ کو ایک کمیٹی محرک، محکمہ زراعت کمشنر صاحب مکران کی سربراہی میں پنجگور جا کر دیکھ لے کہ واقعی ورلڈ بنک کی توسط سے وہاں یہ کوئی سی بھی اسکیم پر کام ہو رہا ہے یا نہیں لیکن اس کے باوجود نہ ہی کوئی کمیٹی بنائی گئی اور نہ ہی پنجگور کوئی کمیٹی بھیجی گئی، اس لئے اسپیکر کے رولنگ اور ایوان میں جو فیصلہ ہوا ہے اس کے باوجود اس پر عمل در آمد نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے محرک، جناب اسپیکر اور ساتھ ہی ساتھ اس مقدس ایوان کا بھی استحقاق مجروح ہوا ہے، للٰہذا اسمبلی کی کاروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر یہ تحریک مولانا صاحب آپ سے متعلق ہے زراعت کی ہے آپ اس کی وضاحت فرمائیں

مولانا امیر زمان (وزیر زراعت) جناب والا! یہاں ایک کمیٹی کمشنر صاحب کی سربراہی میں بنانے کے لئے کہا گیا تھا اور کچکول علی صاحب بھی اس کے ممبر تھے اور میں نے دو دفعہ کچکول علی صاحب کو کہا کہ آپ کمشنر صاحب سے کہیں اور اس معاملے میں تحقیق کریں جہاں تک میری ذاتی معلومات میں نے اس کے لئے خود تحقیق کی ہے کہ پنجگور میں ہمارا کوئی فارم نہیں ہے اور محکمہ زراعت کی صرف وہاں زمین ہے لیکن وہاں کسی فارم کا کوئی پروگرام نہیں ہے نہ عالمی بنک کے تعاون سے کوئی پروگرام ہے صرف جام صاحب کے زمانے میں کوئی پروگرام تھا لیکن یہ بھی اس زمانے میں کینسل ہوا ہے صرف وہاں محکمہ کی زمین موجود ہے نہ فارم ہے جب میں نے کمشنر صاحب کو کہا تو انہوں نے کہا کہ آپ کے محکمے سے ہمیں یہ ہدایات ملی ہیں کہ آپ کا یہاں کوئی فارم نہیں ہے صرف ہمارے فارم تربت میں ہیں اور یہاں تربت سے متعلق کوئی بات نہیں ہوئی ہے پنجگور میں ہمارا فارم

موجود نہیں۔

جناب اسپیکر مسٹر کچکول علی

مسٹر کچکول علی جناب والا! جس دن یہ سوال ڈاکٹر مالک صاحب نے کیا تھا وزیر زراعت صاحب نے اس کے جواب میں فرمایا تھا کہ ورلڈ بنک کے تعاون سے **پنجگور** میں کام ہو رہا ہے اور **پنجگور** کے ساتھ ساتھ مختلف علاقوں میں بھی ہو رہا ہے اس دن ہی میں نے جرات کر کے یہ کہا تھا کہ وہاں کام نہیں ہو رہا ہے میں نے کہا تھا کہ آپ لوگ دھوکہ دے رہے ہیں وہ حقیقت آج رونما ہوئی ہے اس دن میں نے کہا تھا کہ آپ صرف ان کاغذات میں کہہ رہے ہیں کہ وہاں کام ہو رہا ہے لیکن آج اچھا ہوا ہے کہ منسٹر صاحب خود کہہ رہے ہیں یہ کام نہیں ہوا ہے آیا جب اس دن انہوں نے سوال کے جواب میں کہا تھا کہ ورلڈ بنک کے تعاون سے کام ہو رہا ہے اور آج خود وزیر صاحب کہہ رہے کہ وہاں کام نہیں ہو رہا ہے۔ آپ کے خیال میں کوئی وزیر اسمبلی کے اس فورم پر جب کسی کو دھوکہ دے یا غلط بیانی کرے وہ بھی تحریر کرے جب کوئی ممبر سوال کرے اور وزیر صاحب تحریری طور پر یہ کہے کہ فلاں جگہ یہ ہو رہا ہے اور فلاں جگہ وہ ہو رہا ہے۔ لیکن یہ غلط بیانی ہو تو پھر اس کا ذمہ دار کون ہے۔ اس دن میں نے کہا تھا اس کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے کیونکہ مجھے یہ پتا تھا کہ وہاں کام نہیں ہو رہا ہے اس لئے میں نے کہا تھا کہ آپ لوگ صرف کاغذی کارروائی کرتے ہیں عملی طور پر کچھ نہیں ہوتا ہے اس دن جو وزیر صاحب نے مثبت میں جواب دیا تھا اور آج وہ خود اس کی نفی کر رہے ہیں آپ خود بتا دیں کہ اسمبلی کا جو تقدس ہے اور لوگوں کو جو اس پر بھروسہ ہے اس غلط بیانی کے ذمہ دار کون ہیں۔

جناب اسپیکر اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے تاکہ وہ اس سلسلے میں رپورٹ دے دے۔

(تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کی گئی)

تعزیتی قراردادیں

جناب اسپیکر تعزیتی قرارداد میر ہمایوں خان مری پیش کریں۔

میر ہمایوں خان مری جناب والا! یہ ایوان جمہوری وطن پارٹی کے سربراہ نواب محمد اکبر خان بگٹی کے جواں سال فرزند سلال بگٹی کے قتل پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نوابزادہ سلال بگٹی کو جوار رحمت میں جگہ دے اور سوگوار خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور یہ ایوان حکومت سے مطالبہ

کرتا ہے کہ اس بہیمانہ قتل کے اصل محرکات سے ایوان اور بلوچستان کے عوام کو آگاہ کرے اور اس سلسلے میں غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائے اور اس سلسلے میں حکومت کے ملوث ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

جناب اسپیکر تعزیتی قرارداد یہ ہے

یہ ایوان جمہوری وطن پارٹی کے سربراہ نواب محمد اکبر خان بگٹی کے جواں سال فرزند نوابزادہ سلال بگٹی کے قتل پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور یہ ایوان دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالی نوابزادہ سلال بگٹی کو جوار رحمت میں جگہ دے اور سوگوار خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس بہیمانہ قتل کے اصل محرکات سے ایوان اور بلوچستان کے عوام کو آگاہ کرے اور اس سلسلے میں غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائے اور اس میں حکومت کے ملوث ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

جناب اسپیکر دوسری تعزیتی قرارداد منشی محمد صاحب کی ہے وہ پیش کریں۔

منشی محمد حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے اور اہم فوری نوعیت کے سانحہ جس میں قائد حزب اختلاف اور رکن صوبائی اسمبلی نواب محمد اکبر خان بگٹی کے صاحبزادے اور جمہوری وطن پارٹی کے مرکزی راہ نما نوابزادہ سلال بگٹی شہید کے بھرے بازار میں سر شام قتل کے بہیمانہ واقعہ کے بارے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوی نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے

جناب اسپیکر حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے اہم اور فوری نوعیت کے سانحہ جس میں قائد حزب اختلاف رکن صوبائی اسمبلی نواب محمد اکبر خان بگٹی کے صاحبزادے اور جمہوری وطن پارٹی کے مرکزی رہنما نوابزادہ سلال بگٹی شہید کے بارے میں تحریک پیش کرتا ہو کہ ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب اسپیکر میرے خیال میں تعزیتی دعا تو اس سے پہلے ایوان میں ہوئی تھی اس سلسلے میں چونکہ یہ تحریک التواء ملا جلا وہ ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ نوابزادہ سلال بگٹی کا قتل واقعی اندوہناک واقعہ ہے میرا خیال ہے کہ ایک دفعہ پھر اللہ سے دعا کریں کہ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اس سلسلے میں آپ اگر کچھ بولنا چاہیں۔

میر ہمایوں مری جناب اسپیکر جہاں تک......

جناب اسپیکر دعا پڑھیں میرے خیال میں ان قراردادوں کو دعا کے بعد نپٹالیں یہ مناسب صورت ہے مولانا صاحب دعا فرمائیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک میرا خیال ہے کہ اس میں بہت سے ایسے مسئلے ہیں جو ان سے جڑے ہوئے ہیں چونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت بلوچستان میں سب سے بڑا مسئلہ یہی ہے کہ ہر ایک ہم ایک دوسرے کے ساتھ لڑ رہا ہے جناب اسپیکر آپ اگر ہمیں کچھ بولنے کی اجازت دیدیں تو میں کچھ بولنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر دعا پڑھنے کے بعد اور جنرلی generaly اگر آپ کسی اور وقت.....(مداخلت)

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ بہت سے مسئلے جڑے ہوئے ہیں یہ مجموعی طور پر سارے بلوچستان کے لوگوں کا مسئلہ ہے اور ہم سب کو مل بیٹھ کر.....

جناب اسپیکر میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں دعا کرنے کے بعد ان تحریکوں کو آج نپٹالیں اس سلسلے میں جرنلی generaly ایوان میں ڈسکس کرسکتے ہیں اور اجلاس ۲۰ اگست تک جاری رہے گا۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ میرے خیال میں یہ اس ایوان میں اس لئے لایا گیا ہے کہ اسپر بحث ہو۔

جناب اسپیکر میں نے اس لئے عرض کیا کہ تعزیتی قرارداد دعا کے بعد میرے خیال میں مناسب یہی ہے۔

میر ہمایون خان مری میں اور منشی محمد صاحب قرارداد لائے ہیں جس طرح ڈاکٹر عبدالمالک صاحب نے کہا کہ یہ واقعات بلوچستان کے عوام کے لئے حساس ہیں کیونکہ بلوچستان میں اس طرح کے واقعات نہیں ہوئے ہیں لہٰذا ہم چاہتے ہیں کہ دعا کے بعد بحث ہو آپ کیوں..... پہلے کبھی ہمارے وقت میں بلوچستان میں نہیں ہوئے تھے جس طرح یہ موجودہ حکومت میں ہوئے پہلے آپ دعا پڑھیں اس کے بعد.....

جناب اسپیکر میرے خیال میں میر ہمایوں صاحب کو اس بحث کے لئے پھر لایا جائے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ اسے قانونی طور پر لیں یا تو اس کو اس بحث کے لئے منظور کریں یا اسے مسترد کریں

جناب اسپیکر یہ تعزیت والی بات ہے دوسری صورت میں میں اسے قانونی طور پر لے لیتا ہوں چونکہ یہ تعزیت کا مسئلہ ہے اور اس میں دعا ہوگی۔

منشی محمد جناب اسپیکر صاحب ایک تحریک التواء ہے کافی لوگوں کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہے آپ اندر کو دیکھیں، محمد حسنی کو دیکھیں وغیرہ وغیرہ آج آپ ہم لوگوں کو یہاں پر بحث نہیں کرنے دیں گے لیکن لوگوں کو سننے نہیں دیں گے تو اس پر کیا عمل ہوگا وزراء صاحبات اور دوسرے لوگ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ان کو پتہ نہیں

ہے کہ کیا ہوا ہے گزارش ہے کہ اس مسئلے پر ہر ایک کو بحث کرنے کی اجازت دی جائے

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) جناب اسپیکر جس طرح کہ دوستوں نے فرمایا کہ دعا کے بعد انہیں بولنے کا موقع دیں۔

جناب اسپیکر دعا سے پہلے آپ بولیں جی منشی محمد صاحب پہلے آپ بولیں گے۔

میر ہمایوں خان مری جناب اسپیکر صاحب یہاں پر مرحوم نوابزادہ سلال بگٹی کے قتل کے حوالے سے ہم نے قرارداد پیش کی ہے ہم نے فلور آف دی ہاؤس پر ہمارے قائد حزب اختلاف نواب بگٹی صاحب جو اس وقت موجود نہیں ہیں اس فلور پر بارہا تنبیہہ کی یہ موجودہ حکومت یہ وہ انگلش والے رول (Rule) کو استعمال کر رہے ہیں کہ ڈیوائیڈ اینڈ رول (Deviede and Rule) میں سمجھتا ہوں نہیں کہ یہ خود کر رہے ہیں یا کسی کے اشارے پر کر رہے ہیں اس سے پہلے صوبہ بلوچستان اس کا گہوارا تھا ہم دیکھتے ہیں کہ پچھلے دو سال سے جو واقعات ہوئے ہیں سردار حسنی صاحب کا واقعہ ہمارے سامنے ہے اور ہمارے دو برادر اچکزئی آپس میں دست و گریباں ہیں قتل و غارت بھی وہاں پر اور ان کا واقعہ آپ کے سامنے ہیں سلال بگٹی کو کوئٹہ کے بھرے بازار میں شہید کیا گیا ہم نے اس حکومت کو بارہا کہا جو لوگ سزا یافتہ تھے اور جنہیں کورٹ نے سزا دی تھی وہ رہا کئے گئے انہیں مال خانے سے ہتھیار دیئے گئے اور ان ڈائرکٹلی indirectly تحفظ دیا گیا تاکہ یہاں پر جس طرح جمہوری وطن پارٹی حزب اختلاف کی ایک پارٹی ہے اسے مختلف طریقوں سے سبوتاژ sabotage کیا جائے تاکہ وہ بلوچستان کے عوام کے حقوق چاہے اس کا تعلق وفاقی حکومت سے ہو یا یہاں صوبائی حکومت سے دونوں کے لئے آواز اٹھائیں اخباروں میں آواز اٹھائیں وہ گواہ ہیں کہ ہم یہ سمجھتے ہیں یہ وطن اور سرزمین ہماری ماں کی حیثیت رکھتی ہے اس کے لئے ہم نے کل بھی قربانیاں دی تھیں آج بھی دیں گے اور آئندہ بھی آواز اٹھانے اور قربانیاں دینے سے گھبرائیں گے نہیں، جناب اسپیکر بلوچستان کا صوبہ امن کا گہوارہ تھا اور خوشحال تھا اقتصادی حوالے سے نہیں بلکہ سکون کے حوالے سے آج اسی بلوچستان میں ہر کوئی جب اپنے گھر سے نکلتا ہے تو ڈر کے مارے کئی بار سوچتا ہے کہ میں واپس آسکوں گا یا نہیں، جناب جب ہم یہاں بات کرتے ہیں تو ہماری باتیں سرد خانے میں چلی جاتی ہیں جن پر عملدرآمد نہیں ہوتا ہے میں جب اس فلور پر پوائنٹ اٹھاتا ہوں تو ہمارے معزز ساتھی ہمارے بھائی یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ذاتی طور پر کریٹی سائز Criticise کرتے ہیں خدا گواہ ہے کہ ہم جو بات کرتے ہیں ان کے خلاف نہیں کرتے ہیں بلوچستان اور بلوچستان کے عوام کے لئے کرتے ہیں۔ وزراء سے سوالات کرنا ہے کہ ہم

یہاں کوئی سوال کریں آج وزیر اعلیٰ صاحب یہاں ہوتے میرے خیال میں وہ اس وقت تاشقند میں ہیں یا اسلام آباد پہنچ گئے ہیں ہمارے منسٹرلاء اینڈ پارلیمانی افیئرز بھی موجود ہیں اس کے علاوہ منسٹر صاحب اور دوسرے وزراء بھی موجود نہیں ہیں کاش کہ وہ بھی اس وقت موجود ہوتے۔

ہم اپنی ذات کے لئے بات نہیں کرتے بلکہ ہم بلوچستان اور بلوچستان کے عوام کی حقوق کی بات کرتے ہیں اور ظاہری بات ہے اگر ہم کسی حوالے سے سوال کرتے ہیں مختلف ڈیپارٹمنٹ کے وزیروں سے ان سوالوں کا کسی کی ذات سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ ان کا تعلق ان محکموں سے ہے لوگوں نے ہمیں بھیجا ہے اسی مقصد کے لئے اگر یہ لوگ ان محکموں کے وزیر نہ ہوتے تو ہمیں یہ ہرگز حق حاصل نہ ہوتا کہ ہم ان سے سوالات پوچھیں جناب اسپیکر' آج کی اس تعزیتی قرار داد پر ہمارے چیف منسٹر صاحب یہاں ہوتے شائد وہ صوبے سے تاشقند یا بخارا میں ہیں ہوسکتا ہے کہ وہ اسلام آباد پہنچ گئے ہوں' پھر دیکھتا ہوں منسٹر پارلیمانی امور و منسٹر ہوم بھی تشریف نہیں رکھتے ان کے علاوہ اور بہت سارے منسٹرز موجود نہیں جب ہم بات کرتے ہیں تو آگے سے جواب ملتا ہے کہ ہم بیٹھے ہوئے ہیں تو اس طرح کے حالات و واقعات بنتے جارہے ہیں لوگ طاقت کے حوالے اور ٹرائبل سیٹ اپ(Setup Tribal) کے حوالے سے بلوچستان میں محفوظ نہیں تو پھر یہاں کون محفوظ ہے اس گورنمنٹ کی اولین ترجیح یہ ہوتی ہے کہ وہ لا اینڈ آرڈر مینٹین mantain کرتی۔ اس کے بعد ڈویلپمنٹ اگر اس حکومت کا یہ حال ہو کہ وہ ان ڈائرکٹلی پلاننگ Indirectly Planninq بنائیں اور اپوزیشن کے لوگوں کو سبوتاژ sabotage کریں اور ان کو مارے تاکہ ان کی زبانیں بند ہوں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بلوچستان اور اس کے عوام کی خدمت نہیں اس کے نتائج منفی برآمد ہوں گے' یہ اس گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کو تحفظ دے لیکن یہ گورنمنٹ اس طرح نہیں کررہی بلکہ جیلوں سے لوگوں کو نکال کر ان کو ہتھیاروں سے لیس کی جاتی ہے' اور ان کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ جائیں فلاں جگہ فلاں شخص کو ماریں پھر ہمیں اس گورنمنٹ سے تحفظ تو نہیں ملا' ہم اپوزیشن میں ہیں آج اپوزیشن کا یہ مارا گیا کل دوسرا مارا جائے گا۔ ہم ذہنی طور پر اس چیز کے لئے تیار ہیں ہم نے عہد کیا ہے کہ بلوچستان اور اس کے عوام کے حقوق کے لئے ہمارے سر جائیں وہ ہمیں ٹارچر کرتے رہیں لیکن ہم عوام کے حقوق سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ بات پھر وہی آتی ہے کہ آپ لوگوں کی گولیاں ختم ہوجائیں گی لیکن ہمارے سینے ختم نہیں ہوں گے ہم نے بلوچستان کے عوام کے ساتھ قول کیا ہے یہ ہمارا ایمان ہے۔

جناب اسپیکر جی منشی محمد صاحب

مسٹر منشی محمد جناب اسپیکر جیسا کہ میں نے اپنی تحریک التواء میں کہا ہے جناب سلال بگٹی کے بارے میں اگر آپ گنتی کریں مکران سے لے کر اس علاقے تک روزانہ کئی وارداتیں ہوتی ہیں لیکن کوئی بھی قاتل آج تک گرفتار نہیں ہوا' پانچ بڑے اہم شخصیت جن کا میں نام جانتا ہوں جیسا کہ تاج محمد رند سلال بگٹی عارف جان محمد حسنی قتل ہوئے کسی کا قاتل ابھی تک گرفتار نہیں ہوا۔ اس کے برعکس معمولی معمولی مسئلے ہوتے ہیں ان کو آپ پولیس یا کرائمز برانچ کے حوالے کرتے ہیں اور ان کو سزا دی جاتی ہے لیکن جو بڑے مجرم ہیں ان کے بارے میں آج تک نہیں سنا کہ ان کو کرائمز برانچ کے حوالے کیا گیا ہو یا ان کی گرفتاری ہوئی ہو۔

میں گزارش کرتا ہوں کہ یہ مسئلہ اسی طرح چلتا رہے یہ بات نہیں کہ ہم مارے جائیں گے۔ اور آپ بچ نکلیں گے۔ بلکہ سب اس کی زد میں آئیں گے' آج یہ گیا کل کوئی دوسرا جائے گا۔ کوئی محفوظ نہیں رہے گا۔ میں کہتا ہوں کہ اس ایوان میں ان مسئلوں کا سد باب ہونا چاہیے۔ چاہے وہ گورنمنٹ کا آدمی ہو یا کسی سردار نواب کا اگر وہ قاتل ہے اس کو گرفتار کرنا چاہیے چونکہ میں نے ابھی تک نہیں سنا کہ محمد حسنی یا رند کے قاتل گرفتار ہوئے ہوں اور اسی طرح کا واقعہ سلال بگٹی کا ہے میری اس ایوان سے درخواست ہے کہ آپ حضرات اس پر غور کریں' جیسے کہ مری صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم بات کریں تو کس سے کریں وزیر اعلیٰ سے وزیر دفاع سے جناب والا اگر آپ ہماری بات سن لیں گے تو آپ بھی بچ جائیں اور ہم بھی اگر نہیں سنیں گے تو یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب اسپیکر آج ہم جس ایجنڈے پر بات کر رہے ہیں یقیناً" اس کو ہم مجموعی طور ملکی سیاست کے سیاق و سباق سے لیتے ہوئے بلوچستان تک آتے ہیں۔ جیسا کہ کئی دفعہ ہم نے اس فلور پر اور مختلف جلسہ و جلوس میں اس چیز کا اظہار کیا ہے کہ ملک میں جو مظلوم قومیں یا مظلوم طبقے ہیں ان کو ایک سازش کے تحت یہاں کے بالا دست طبقے اور حکمران دست و گریباں کرنا چاہتے ہیں۔ اس سازش کا افتتاح یقیناً" سندھ سے ہوا اس دوران یہاں کے سیاسی ورکروں سیاستدانوں نے جو خدشات ظاہر کئے کہ سندھی عوام کے خلاف یہاں کے حکمران نے ایک گروہ (ایم کیو ایم) کی شکل میں تشکیل دی تاکہ وہ وہاں پر ان حکمرانوں کی بالادستی کو قائم رکھیں لیکن آج وہ خدشات وہ باتیں جو یہاں کے سیاسی لوگوں نے اسٹیبلشمنٹ انتظامیہ Esteblishment یا عوام کے سامنے رکھی آج خود وہی حکمران جو ان اداروں میں تھے اقرار کر رہے ہیں کہ واقعی (ایم کیو ایم) ایک دہشت گرد ادارے کی طرح تشکیل دی گئی تھی۔ جس کا بنیادی مقصد سندھ میں لوگوں کو آپس میں لڑانا تھا۔ جناب والا آج پنجاب یا فرنٹیر میں بھی عوام کو آپس میں لڑانے کی حکمرانوں نے کئی ایک شوشے

چھوڑے ہیں کہیں پر سنی شیعہ کے نام پر لوگ مر رہے ہیں۔ اور اگر اس مسئلے کو مزید وسعت دینا چاہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ نہ پنجاب اور نہ فرنٹیر میں امن و امان قائم ہو سکتا ہے اس سے بڑھ کر ہم نے انٹرنیشنل سطح پر اور (سی آئی اے) کی ڈائری جیسے کتابوں میں بہت سے حقائق یا وہ پرفارمنس پیش کی ہے۔ وہ ہم نے ان کتابوں میں پڑھے اور ان کے عکس آج بلوچستان میں مختلف شکلوں میں ہمارے سامنے آ رہے ہیں۔ اور ہم نے ان مسائل کو معروضی حالات کے حوالے سے یا ان کو گہرائی سے دیکھنے کی بجائے ان کو سطحی طور پر دیکھ کر ایک سوچ ہم نے قائم کی ہے کہ یہاں پر بلوچ اور پشتون' دو چھوٹی پارٹیاں آپس میں لڑ رہی ہیں یا پشتونوں میں ایک قبیلہ کو دوسرے قبیلہ سے لڑایا جارہا ہے جناب اسپیکر ہماری روایات میں کچھ چیزیں سمبالک Sambolic تھے جس میں قبائلی چیف عورتیں قرآن شریف دوران جنگ لے جاتی تو جنگ رک جاتی یا قرآن شریف کو لے کر میڑھ کی صورت میں لڑائی اور جھگڑوں کو رفع دفع اور قبائلی شریف کو مارنا ہماری قبائلی سوچ یا ہماری روایات کے بالکل مخالف تھا لیکن پہلے کچھ سالوں میں یہاں اس چیز کی ابتداء کی گئی ریئسانی ٹرائب سے شروع کر کے وہاں رند اور یہ ہوتے ہوتے ہوئے محمد حسنی اور بگٹی تک پہنچ گیا ہے آیا ہم آج یہاں پر بیٹھے ہوئے جتنے بھی باشعور لوگ ہیں یا یہ ہم کہتے ہیں کہ ہم باشعور ہیں لوگوں کے مینڈیٹ ہمارے ساتھ ہیں لوگوں نے ہمیں ووٹ دیئے ہیں آیا یہ جو غلط عمل غلط روایتیں بلوچستان میں شروع کی گئی ہیں ان کی گہرائی تک جا سکتے ہیں کہ ان عوامل کو سارٹ آوٹ (Sortout) کر سکتے ہیں۔ پھر ان کو روکنے کے لئے ہمارے پاس کیا تجاویز ہیں یا یہاں پر ہم ایک دوسرے کو مرتے ہوئے دیکھیں اور جو قبائلی چپقلش قوموں کو تباہ کر چکی ہیں اور مزید جو بچے ہیں ان کو تباہ کرنے کے لئے یہ سازشیں کب تک ہم برداشت کریں گے مسٹر اسپیکر صاحب میں سمجھتا ہوں کہ ان تمام فسادات کی بنیادی وجہ قبائل کو قوموں کو اور عوام کو آپس میں لڑانے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہاں جو بالا دست طبقہ ہے جو کسی بھی شکل میں ہمارے سامنے اپنی بالادستی کو قائم رکھنا چاہتے ہیں اور خاص طور پر بلوچستان میں جو میں سمجھتا ہوں ایک بڑا عذاب ہے ہم نے قبائلی نظام کو مزید انٹیکٹ Intact رکھنے کے لئے ان کو قومی ادارے سے پیچھے ہٹانے کے لئے یہاں پر ایک باقاعدہ منظم سازش کے تحت قبائل کو آپس میں لڑایا جارہا ہے تاکہ مزید انٹیکٹ intact رہی ان میں قومی سوچ وسعت نہ رہے مسٹر اسپیکر صاحب اس معزز ایوان کے سامنے میں سمجھتا ہوں اس کے حل کی دو صورتیں ہیں یا ہم یہاں جتنے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں چاہیے وہ ٹریژری بینچز کے ہوں یا اپوزیشن کے یہ اس پر Strictly سٹرکٹلی گورنمنٹ لاء یا اور کوئی ایمپلیمنٹ کریں چاہیے جو بھی ہے اس کو سزا دیں یا اس کو باز رکھیں یا دوسرا طریقہ ہماری قبائلی ہے یا ہماری جو

روایت ہے کہ ہم آپس میں میڑھ کی شکل میں چاہیے بلوچ روایت ہو چاہیے پشتون روایت ہو ہم میڑھ کی شکل میں جائیں یہ عام فسادات جو ہمیں تباہی و بربادی کی جانب لے جارہی ہے ان کے لئے ہمیں ٹھوس لائحہ عمل مرتب کریں اور ان تمام چیزوں کو اپنی روایات کے حوالے سے حل کرنے کی کوشش کریں مہربانی جی۔

مسٹرار جن داس بگٹی جناب اسپیکر صاحب سب سے پہلے تو میرا اخلاقی فرض بنتا ہے کہ میں آپ کا شکریہ ادا کروں کہ آپ نے تعزیتی قرار داد اور جناب منشی محمد کی تحریک التواء جو ہمارے مرحوم نوابزادہ سلال بگٹی سے متعلق ہے وہ آپ نے منظور فرمائی اور اس پر بحث کرنے کی اجازت دی اور اسی بحث کے توسط آپ نے موجودہ ارباب اقتدار اور بالا دست طبقے کو اپنی کوتائیوں کو سننے پر مجبور کردیا جناب اسپیکر صاحب جیسا کہ آنریبل ممبران میر ہمایوں خان مری صاحب جناب منشی محمد صاحب ڈاکٹر مالک صاحب اس حوالے سے بات کر چکے ہیں میں یہ عرض کروں گا کہ موجودہ ہمارے حکمران طبقہ ارباب اقتدار اپنی کوتاہیوں کے بارے میں کچھ سنا قطعاً" پسند نہیں فرماتے اور جب یہ جمہوریت میں یہ صورت حال پیدا ہوتی ہے تو اصلاح احوال بھی نہیں ہوسکتی اور پھر اس پر طرہ یہ کہ موجودہ حکمران ہمیشہ پاک دامنی کا تاثر اس حد تک دیتے آئے ہیں کہ میں تو ایک ہی مصرعے سے یہ عرض کروں گا کہ بقول **فصیح**

"دامن نچوڑدیں تو فرشتے وضو کریں"۔

جناب اسپیکر صاحب موجودہ حکومت کے اٹھارہ ماہ کے دوران اقتدار کو اگر تفصیل کے ساتھ اگر یہاں پیش کیا جائے تو کافی وقت چاہیے اس دور میں کیا کچھ نہیں ہوا رنگ و نسل کے امتیازات نسلی و لسانی جھگڑے فرقہ وارانہ اور قومی تفرقات ناانصافیاں محرومیاں لوٹ مار چوریاں ڈاکے ' راھزنیاں' اور خون ناحق اور اٹھارہ ماہ کے دور اقتدار کے کارہائے نمایاں ہیں جناب اسپیکر صاحب اس پچھلے اٹھارہ ماہ کے دور میں ہمارے بلوچستانیوں کے خون ناحق ہوئے ہیں جب کہ بلوچستان تاریخ کے حوالے سے ایک مثالی پرامن صوبہ ہوا کرتا تھا لیکن خوش قسمتی کہوں یا بدقسمتی کہوں کہ ان اٹھارہ ماہ میں ہمیں جو تحائف دیئے ہیں ہمارے وہ مثالی امن اور ہمارے وہ مثالی روایات جن پر ڈاکٹر مالک صاحب بول چکے ہیں وہ سب ہمارے اس بلوچستان سے چھینی گئی جناب اسپیکر صاحب یہ تحریک التواء تو محروم نواب زادہ سلال اکبر بگٹی کے متعلق ہے میں یہ عرض کروں گا کہ اس کے بیہمانہ قتل کے متعلق اور اس کے حوالے سے بھی ہم اپنا دلی دکھ پیش کرتے ہوئے خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنے ان تمام شہیدان بلوچستان جو پچھلے اٹھارہ ماہ کے دور میں چاہے وہ ہمارے بلوچ بھائی تھے چاہے وہ ہمارے پشتون بھائی تھے

جس کا خون ناحق ہوا ہے جو اس دھرتی کے سپوت تھے جو اس بلوچستان کے فرزند تھے جو اس دھرتی کے فرزندان غیور تھے میں تو جناب اسپیکر یہ عرض کروں گا کہ کیا خون بلوچستان اتنا ارزان ہوگیا ہے کہ کیا بلوچستانیوں کے خون کی قیمت اتنی کم ہوگئی ہے میں تو یہ عرض کروں گا کہ کبھی نہیں یہ خون بلوچستان کا ہے جس کا بھی بہا ہے وہ یقیناً" لائے گا جناب اسپیکر ایک ایک فرد بلوچستان کا گواہ ہے کہ پچھلے دو سالوں میں کیا کچھ ہوا ہے اور پھر اس پر تو حالات اس بات کی گواہ ہے اور لمحہ فکر یہ ہے کہ اتنے سارے کارناموں کے باوجود بھی موجودہ بالا دست طبقہ ارباب اختیار اپنے اقتدار کو طوالت دینے کی کوشش میں شب و روز مصروف ہے بلوچستان کے عوام کا ایک ادنی خاکسار خادم ہونے کے ناطے میں جناب اسپیکر یہ عرض کروں گا کہ بس کرو آج کی ناانصافیاں ظلم کی داستان بڑی طویل ہو چکی ہیں ایسا نہ ہو کہ خدا کی ناراضگیاں آسمان سے نہ اتریں جناب اسپیکر جیسے کہ میر ہمایوں خان صاحب نے اس موضوع پر ارشاد فرمایا پچھلے گزشتہ کئی ماہ سے پاکستان کی واحد اپوزیشن پارٹی جمہوری وطن پارٹی کے خلاف جو ہتھکنڈے استعمال کئے جا رہے ہیں اور مختلف حربوں سے پارٹی کے ممبران کو ٹارچر کیا جارہا ہے مگر جناب اسپیکر میں مختصراً" عرض کروں گا کہ

تندئی باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب اسپیکر میرے خیال میں اس شعر کے بعد کی تقریر ختم ہوجاتی ہے پھر شعر کی افادیت ختم ہوجاتی ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی شکریہ جی

مسٹر جان محمد جمالی (وزیر ایس اینڈ جی۔اے۔ڈی S and G-A-D) معزز اراکین نے اس پر اپنا اظہار خیال کیا موقع کی نزاکت سے اور کوئی نہیں اٹھے اس لئے میں اٹھ گیا اپوزیشن میں اگر کوئی اور صاحب ہیں تو میں اس کے لئے بیٹھنے کو تیار ہوں سردار سنت سنگھ صاحب ہیں۔

سردار سنت سنگھ جناب اسپیکر اس موجودہ حکومت کی نااہلیوں اور سیاکاریوں پر اگر تفصیل سے بات کروں تو اس کے لئے گھنٹے نہیں بلکہ کئی دن چاہیے کوئٹہ کے بھرے بازار میں دن دھاڑے ایک سیاسی شخصیت کا قتل ہوتا ہے حکومت اب تک اس قتل کے مجرموں کو گرفتار کرنے میں نہ صرف ناکام ہوئی ہے بلکہ

حالات بتار ہیں کہ وہ اس سازش میں برابر کے شریک ہیں لہٰذا میں موجودہ حکومت کے ارباب اختیار کی بھرپور مذمت کرتا ہوں اور تنبیہہ کرتا ہوں کہ وہ اپنی سازشوں سے باز آجائیں ورنہ عوام کے قہر سے بچ نہیں سکیں گے نوابزادہ سلال اکبر بگٹی کا ناحق خون ضرور رنگ لائے گا۔

جناب اسپیکر ٹھیک ہے جی۔

مسٹر جان محمد جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب اسپیکر دو سال کی کارکردگی کی باتیں کی گئی ہیں اٹھارہ ماہ کی باتیں بھی ہیں تو جب سے صوبہ بنا ہے اس دن سے صوبے کی بات کرتا ہوں صوبے کو بنے ہوئے بائیس سال ہوئے ہیں تاریخ ہمارے سامنے ہے کہیں لشکر بنا کر لسبیلہ میں الیکشن کئے گئے ہیں کہیں مولانا شمس الدین کو قتل کیا گیا انہی بائیس سالوں میں کہیں عبدالصمد خان اچکزئی کو قتل کیا گیا انہی بائیس سالوں میں (مداخلت)

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) جو آپ نے فرمایا کہ لشکر وہ اس لئے ہوا کہ مرکزی حکومت نے تعاون نہیں کیا مجبوری تھی صوبائی حکومت کی۔

مسٹر جان محمد جمالی (وزیر) مہربانی آپ کی لیکن ایک الیکشن ہوا تھا جو یک طرفہ تھا بات کر رہا تھا عبدالصمد خان اچکزئی کی ان کا واقعہ ہوا قبائلی تضادات ہوتے رہے میر مراد خان جمالی کو مسجد کے سامنے قتل کر دیا گیا وڈیرہ عبدالمالک ابڑو کو مارشل لاء کے دور میں بمعہ اٹھ دس اور لوگوں کے قتل کر دیے گئے یہ سب قبائلیت ہے۔ (مداخلت)

مولوی امیر زمان (وزیر) مولوی شمس الدین شہد کو تو قبائلی تنازعے میں قتل نہیں کیا گیا ہے۔

مسٹر جان محمد جمالی وہی باتیں تو دھرا رہا ہوں کہ بائیس سالوں میں کیا کچھ ہوا مولانا صاحب اس کے علاوہ پھر ۱۹۸۳ء کے بلدیاتی الیکشن میں جتوئی رئیسانیوں کا مسئلہ اٹھا حقیقت آپ کے سامنے ہے۔ ۸۷ء میں نواب رئیسانی کا مسئلہ اٹھا وہ بھی آپ کے سامنے ہے' ۹۲ء میں رندوں کا مسئلہ اٹھا آج سردار تاج محمد رند کی بیوہ کا بیان آگیا ہے اس بارے میں زیادہ ذکر نہیں کرنا چاہتا بگٹیوں کا مسئلہ ہوا میر حمزہ بگٹی یا سلال بگٹی کا افسوس ہوتا ہے سب پر سارے الزامات اپنی جگہ پر باتیں کی جاتی ہیں کچھ نہیں ہوتا لیکن تاریخ کے حوالے سے بات کرنی چاہیے سردار عارف جان کا قتل ہوا جہالاواں میں وہ بھی آپ کے سامنے ہے یہ تاریخ نئی نہیں ہے الزامات دینا کس نیت سے خدا کی ذات بڑی ہے ایک مسلمان اللہ کی ذات سے گھبراتا ہے اور کسی سے نہیں گھبراتا' وہی رزق دینے والا

ہے وہی زندگی دینے والا ہے الزامات ان اٹھارہ مہینوں کی نہیں بائیس سالوں کی دینی چاہیے ڈاکٹر عبدالمالک سے میری گزارش تھی کہ وہ بائیس سالوں کی بات کریں کہ بائیس سالوں میں کیا ہوا ہے اس صوبے میں کس کو الزام دینا چاہیے اگر تو تیں اب کے حالات سے اوپر ہیں تو کیا کرنا چاہیے اپ ان چیزوں پر سوچیں صرف ایک معاملہ نہیں ہے بائیس سال بہت بڑی تاریخ ہے (بہت بہت شکریہ)

جناب اسپیکر جی مولانا صاحب۔

مولوی نیاز محمد دوتانی (وزیر) بسم اللہ الرحمن الرحیم 'امن وامان کے سلسلے میں ہمارے ساتھیوں نے جو حالات بتائے واقعی امن وامان کی صورتحال تشویشناک ہے 'اور جو واقعات ان صاحبوں نے بتائے ہیں بہت سے ایسے واقعات ہیں جو رہ گئے ہیں اس میں شک نہیں کہ بائیس سال سے جیسے جمالی صاحب نے فرمایا جو حالت ہوئے ہیں وہ اسی قسم کے ہیں میں جنرل بات کرتا ہوں دین کی بات جو اس سے متعلق ہے امن 'امان کے سلسلے میں وہ یہ کہ یہ حالات واقعات اس طرح ہیں اور بعد میں بھی اس طرح ہوں گے اس کا علاج کیا ہوگا علاج پر بات ہونی چاہیے اس کا ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ اس کا واحد علاج نظام اسلام ہے اس کے علاوہ کوئی اور علاج ہو نہیں سکتا اسلام کا شرعی نظام اگر نافذ ہوجائے ہمارے ملک میں تو امن وامان کا یہ مسئلہ حل ہوجائے گا۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانے میں جو اس قسم کے واقعات امن وامان کے سلسلے میں پیش ہوتے تھے اس کا تدارک ایک ہی سلسلے میں ہو جاتا تھا قرآن مجید میں فرمایا ہے اسی وقت سے آج تک وہ آیات زندہ ہیں اور قیامت تک چلے گا۔

(عربی) ترجمہ۔ : "ایک مختصر جملے میں قرآن مجید میں فرمایا ہے قصاص اگر کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کو کسی ریاست میں ناحق قتل کردے اس کو سزا قصاص کامل جائے تو قرآن گواہ ہے وہ شہادت دیتا ہے کہ اس میں تمہارا حیات ہے اور کوئی نہیں مرے گا اس کے بعد کسی کو قتل نہیں کرے گا آج تو آپ نے سنا ہوگا اخبار میں آیا تھا کہ ڈیڑھ سو روپے کی خاطر ایک آدمی کو قتل کیا گیا ہے اگر قصاص کا مسئلہ اس ملک میں چل جائے اور نظام بن جائے تو کوئی قتل نہیں ہوگا سب کی جان محفوظ ہوگی سب کی عزت محفوظ ہوگی اور مال محفوظ ہوگا تو ایک جنرل بات آپ حضرات کے سامنے میں یہ پیش کر رہا تھا کہ ہم سب ساتھی یہاں کے جو اسمبلی کے معزز ممبران ہیں وہ سب اس طرف متوجہ ہوجائیں کہ اسلامی نظام اس ملک میں نافذ ہوجائے شریعت نافذ ہوجائے تو انشاء اللہ امن وامان کا مسئلہ حل ہوجائے گا کوئی شکایت نہیں ہوگی کوئی مسئلہ نہیں ہوگا 'اگر ہم اس کی طرف توجہ نہیں کریں گے

اور راستے ڈھونڈیں گے اور نئے نظام ڈھونڈیں گے اس سے ہم اس مسئلے کو حل کریں گے تو میرے خیال میں اگر بائیس سال اس صوبے کے گزرے ہیں ہم نے کوئی مسئلہ حل نہیں کیا اور آئندہ بھی اگر سو سال گزر جائیں تو بھی ہم اس مسئلے کو حل نہیں کر سکتے مسئلہ واحد یہی ہے کہ اس کا حل ہم کریں گے امن و امان کا تو اسلامی نظام کے ذریعے اس ملک کے لئے اگر ہم کام کریں گے تو انشاء اللہ و تعالیٰ یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

(و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین)

جناب اسپیکر دونوں تحاریک التواء کو سمیٹتے ہوئے ہم میر سلال اکبر بگٹی مرحوم کے لئے دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اب مولانا امیر زمان صاحب اپنی تحریک التواء نمبر ۱ پیش کریں۔

مولانا امیر زمان جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک التواء پیش کرتا ہوں کہ۔

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ حالیہ دنوں میں ایک بار پھر عالم اسلام کے ازلی دشمن امریکہ کی جانب سے عراق پر حملے کی تیاریاں اور دھمکیاں جاری ہیں۔ جس کی وجہ سے عالم اسلام کے تمام مسلمانون میں شدید بے چینی پھیلی ہوئی ہے اور اس طرح کی غنڈہ گردی کے اثرات پاکستان سمیت تمام عالم اسلام پر پڑیں گے۔ اس سلسلہ میں حکومت پاکستان کی خاموشی بھی معنی خیز ہے لہٰذا ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر تحریک التواہ جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ حالیہ دنوں میں ایک بار پھر عالم اسلام کے ازلی دشمن امریکہ کی جانب سے عراق پر حملے کی تیاریاں اور دھمکیاں جاری ہیں۔ جس کی وجہ سے عالم اسلام کے تمام مسلمانون میں شدید بے چینی پھیلی ہوئی ہے اور اس طرح کی غنڈہ گردی کے اثرات پاکستان سمیت تمام عالم اسلام پر پڑیں گے۔ اس سلسلہ میں حکومت پاکستان کی خاموشی بھی معنی خیز ہے لہٰذا ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر میرے خیال میں جب ایک مسئلہ حل ہو گیا ہے آج کے اخبار میں اس بارے میں آگیا ہے کہ یہ مسئلہ حل ہو گیا ہے میں سمجھتا ہوں اس سلسلے میں تحریک التواء لانا ضروری نہیں ہے۔

جناب اسپیکر جی مولانا صاحب آپ اس تحریک کی نوعیت کے بارے میں کچھ فرمائیں گے؟

مولانا امیر زمان پچھلے سال ایک مسئلہ تھا امریکہ کی غنڈہ گردی سے عراق پر حملہ کی تیاری کی اس کے

ساتھ ہی کئی اور مسلمان ممالک جو امریکہ کے پیرو کار تھے اور جو امریکہ کی غنڈہ گردی سے راضی تھے اور عراق کا جو حشر اور جو حالت ہوئی وہ تمام دنیا کے مسلمانوں نے دیکھی اب بھی جو حالت ہے آپ دیکھ رہے ہیں کہ امریکہ پھر حملہ کرنے کے لئے بہانہ بنا رہا ہے کہ عراق اپنے اگریکلچر کے دفتر کا معائنہ کروائے میرے خیال میں یہ حق صرف عراق کے مسلمانوں کا ہے کہ وہ کسی کو معائنے کی اجازت دے یا نہ دے یہ صرف عراق کے مسلمانوں کا حق ہے۔ کہ وہ امریکہ کو اس کی اجازت دے یا نہ دے لہٰذا میں اس ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ اس اہم مسئلہ پر بحث کریں کیونکہ آج عراق کی حالت اس حد تک پہنچ گئی ہے امریکہ کی غنڈہ گردی کی وجہ سے تو لیبیا پر بھی کل اس طرح ہوگا اگر ایسا ہوتا رہا کل پاکستان پر بھی ایسے حالات ہوں گے جب تک مسلمان متحد نہیں ہوں گے اور مسلمان اتحاد نہیں کریں گے اور اگر مسلمان اکٹھے نہ ہوں گے تو امریکہ کی غنڈہ گردی اس طرح جاری رہے گی جناب اسپیکر ایک واضح بات ہے اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ دنیا میں اور مسلمان امریکہ کا مقابلہ کریں گے یہ بالکل نہیں ہوسکتا۔ بلکہ پاکستانی مسلمان متحد ہوں تو یہ مسئلہ حل ہوسکتا ہے سعودی عرب کی حالت آپ دیکھ رہے ہیں انہوں نے باقاعدہ طور پر امریکہ کو اجازت دے دی ہے کہ آپ ہمارے ہوائی اڈے عراق کے خلاف استعمال کرسکتے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے اس سے زیادہ تباہی اور کیا ہوگی کہ ایک مسلمان ملک کا ہوائی اڈہ دوسرے مسلمان ملک کے خلاف استعمال ہو ایک آواز ہو کر ہم سب مسلمان بہ حیثیت ایک پاکستانی بہ حیثیت ایک جماعت امریکہ کے خلاف جہاد کریں اور اپنے عوام کو متحد کریں یہ اس ملک کے مسلمانوں کا فرض بنتا ہے بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت پورے اسلام کی بات ہم کریں۔ جناب اسپیکر روس کا اور کیمونزم اور سوشلزم کا کباڑہ تو دنیا سے نکل گیا وہ تو ختم ہوگیا اب امریکہ اپنا حکم دنیا پر مسلط کرنا چاہتا ہے اور نیو ورلڈ آرڈر سے مسلمانوں پر اپنے ظلم اور دباؤ کا دروازہ کھول رہا ہے روس کے خلاف بھی مسلمان متحد ہوئے وہ میدان عمل اور میدان جہاد میں آئے تو روس ختم ہوگیا اس طرح وہ امریکہ کے خلاف یہ میدان عمل اور میدان جہاد میں آئیں صرف یہ نہیں کہ مسلمان کالج اور مدرسوں میں پڑھنے والے طلباء کا یہ فرض بنتا ہے یا طلب علم کا یہ فرض ہے کہ وہ باہر نکلیں بلکہ یہ مرکزی حکومت کا فرض بنتا ہے امریکہ نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مرکزی حکومت ایٹمی پلانٹ کا معائنہ ہم سے کروائے۔ ہم آپ کے ایٹمی پلانٹ کا معائنہ کریں گے اس کے بعد ہم آپ کے ساتھ تعاون کرسکتے ہیں یہ بہانہ انہوں نے مرکزی حکومت کے ساتھ بنایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ مرکزی حکومت کو اب خواب غفلت سے بیدار ہوجانا چاہیے اور امریکہ کے ساتھ تمام روابط ختم کرنا چاہیے اور امریکہ کے سفیر کو یہاں سے بھگانا چاہیے تو میں سمجھتا ہوں مرکزی

حکومت صوبائی حکومت دونوں مل کر امریکہ غنڈہ گردی اور امریکہ کے پنجہ سے ہم خلاصی حاصل نہ کریں اس وقت تک ہماری خلاصی نہیں ہوگی۔ لہٰذا جو مسلمان یہاں پر ہیں ہم تمام دنیا کے مسلمانوں کو اپنے اعتماد میں لیں میں ان سب مسلمانوں سے یہ درخواست کروں گا۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب آپ اپنے موضوع سے ہٹتے جارہے ہیں آپ یہ بتائیں کہ یہ تحریک التواء کس طرح بنتی ہے۔

مولانا امیر زمان یہ تحریک التواء اس لئے بنتی ہے کہ یہ اہم مسئلہ ہے کہ تمام مسلمان غم زدہ ہیں لہٰذا یہ مسلمانوں کا مسئلہ ہے اور فوری اہمیت کا حامل ہے اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں اگر یہ اہم مسئلہ نہیں بنتا ہے تو اور کون سا مسئلہ اہم بن سکتا ہے؟

جناب اسپیکر قاعدہ ۷۲ کے ذیلی قاعدہ (ج) اور ذیلی قاعدہ (ح) کے تحت میں آپ کی اس تحریک التواء کو بے ضابطہ قرار دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر اب مسٹر کچکول علی اپنی تحریک التواء نمبر ۲ ایوان میں پیش کریں۔

مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں قاعدہ نمبر ۷۰ کے تحت تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں کہ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے واقعہ جس میں جتک قبیلہ کا ایک نوجوان میر امان اللہ جتک پولیس کے ہاتھوں بے گناہ مارا گیا واقعہ یہ ہے کہ ۱۳ جولائی کی شب تقریباً" دس بجے کے قریب امان اللہ جتک اپنے گھر کل جتک غوث آباد نزد سٹلائٹ ٹاؤن جارہا تھا کہ پولیس کی ایک گشتی ٹیم نے بغیر کسی وجہ کے امان اللہ جتک پر فائرنگ کردی اور اس کو ہلاک کردیا۔ اس لئے اسمبلی کی کارروائی روک کر اس مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

قاعدہ نمبر ۷۰ کے تحت تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں کہ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے واقعہ جس میں جتک قبیلہ کا ایک نوجوان میر امان اللہ جتک پولیس کے ہاتھوں بے گناہ مارا گیا واقعہ یہ ہے کہ ۱۳ جولائی کی شب تقریباً" دس بجے کے قریب امان اللہ جتک اپنے گھر کل جتک غوث آباد نزد سٹلائٹ ٹاؤن جارہا تھا کہ پولیس کی ایک گشتی ٹیم نے بغیر کسی وجہ کے امان اللہ جتک پر فائرنگ کردی اور اس کو ہلاک کردیا۔ اس لئے اسمبلی کی کارروائی روک کر اس مسئلہ پر بحث کی جائے۔

مسٹر کچکول علی جناب والا ہرچند کے میری اس تحریک التوا کا تعلق اس حد تک تحریک التواء سے ہے جو میر منشی صاحب نے پیش کی تھی۔ اس پر کسی حد تک بات بھی ہوئی میں اس کی گہرائی میں نہیں جاؤں گا' کیونکہ اس پر مختصر بات ہوئی ہے جناب اسپیکر اسمبلی میں جتنی کارروائی ہوتی ہے یا ہوگی اس کے کنٹرولنگ اتھارٹی آپ ہیں میں یہ کہوں گا کہ ہمارے جو رولز آف برنس ہیں کچھ منڈیسٹری پرویژن Provcsion manda tory ہیں یہاں ایڈووکیٹ جنرل کا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ یہاں پر جتنے کرائم ڈیکس ہوں گے ان پر ہم باتیں کرتے چلے جاتے ہیں اسپر نہ کوئی اسٹینڈ لیتا ہے اور نہ ہی ہم ممبران کے پاس کوئی چیز ہوتی ہے لیکن جب سے یہ سیشن چل رہا ہے یہاں پر ایڈوکیٹ جنرل موجود نہیں ہیں اس طرح چیف سیکرٹری کا ہونا بھی یہاں ضروری ہے۔ وہ اس لئے کہ میں نے جو تحریک استحقاق پیش کی تھی اس کے جوابات سیکرٹری صاحب نے دیئے تھے اور ڈاکٹر مالک صاحب کے سوال پر انہوں نے کہا تھا کہ یہ کام وہاں ہوا ہے میں نے یہ اسٹینڈ لیا تھا کہ آپ لوگ اسمبلی میں ہمیں دھوکا دے رہے ہیں یہاں تک کہ یہاں پر ایک بڑی الجھن پیدا ہوئی' آپ لوگوں نے کہا تھا کہ آپ نے منسٹر صاحبان کے لئے کہا ہے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ ہم نے یہ کہا تھا کہ منسٹر صاحب جھوٹ نہیں بول رہے بلکہ یہ جواب سیکرٹری صاحب نے لکھا ہے' لیکن اب کیا ہوا کہ آج کچھ نہیں تھا اگر یہاں چیف سیکرٹری ہوتے تو وہ اپنے سیکرٹری کو کہتے کہ آپ نے اب تک کیا کیا ہے میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آئندہ جب بھی اسمبلی ہو تو یہاں پر ایڈووکیٹ جنرل اور چیف سیکریٹری کا ہونا بہت ضروری ہے۔

جتنے قانونی مسائل ہیں ایڈووکیٹ جنرل کا یہ فرض ہے کہ وہ ان چیزوں کو چیف جسٹس کے ہاں پہنچادے۔ اور چیف سیکرٹری کی یہ ذمہ داری ہے جتنے ڈیپارٹمنٹ ہیں ان میں جو کوتاہیاں اور کمزوریاں ہورہی ہیں ان پر وہ ایکشن لیں میرا مسئلہ یہ ہے کہ امان اللہ جتک کو پولیس نے مارا ہے' میں یہ کہتا ہوں کہ پاکستان ایزے ہول a whole as پولیس اسٹیٹ بن رہا ہے۔ اس میں ہم بے بس ہیں۔ فیڈرل گورنمنٹ بھی بے بس ہے۔ وہ کیوں بے بس ہیں اور ہم کیوں بے بس ہیں اس میں ہماری اور انکی کچھ مجبوریاں اور کمزوریاں ہیں اگر ہم ممبران اسمبلی ایماندار ہوجائیں' میرے خیال میں چاہے وہ ڈی آئی جی ہو' چاہے وہ پولیس انسپکٹر ہو چاہے وہ ہوم سیکرٹری ہو وہ قانون کے سامنے جوابدہ ہیں۔ لیکن ہم میں تو کمزوریاں ہیں اور جب ہم میں کمزوریاں ہوں گی تو ہم ڈی آئی جی کو نہیں کہیں گے کہ آپ کیوں ایسا کررہے ہیں اور پھر ایس ایچ او صاحب کو کس طرح کہیں گے کہ آپ لوگوں کو مار رہے ہیں۔ جہاں تک پولیس کی ذمہ داری ہوتی ہے' لفظوں میں تو یہ لکھا جاتا ہے کہ پولیس کا ہے فرض مدد آپ کی اور اس

طرح رشوت کے سلسلہ میں انہوں نے نام نہاد بورڈ لگائے ہیں مگر عملاً" کچھ نہیں ہو رہا ہے ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم اس کی امپلیمنٹیشن implementation پر زور دیں۔ عملدر آمد کے سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ میں نے خود پنجگور میں ایک ایف آئی آر کا پرچہ چاک کیا پولیس کے خلاف انہوں نے ہمارے لوگوں پر......

مسٹر جعفر خان مندوخیل جناب والا! کیا یہ تحریک التوا ویلڈ Valid ہو گئی ہے۔ یا آپ نے اس پر بحث کی اجازت دے دی ہے؟

مسٹر کچکول علی جناب والا! میری اور منسٹر صاحب کی یہ ذمہ داری بنتی ہے اس میں آپ قصور وار نہیں ہیں بلکہ ہم سب سوسائٹی کے فرد ہیں۔ میرے اور آپ کے سامنے کیا ہو رہا ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ پولیس بالکل اپنے ہاتھ میں قانون لے اور ہمارے علاقے میں جن لوگوں نے قتل ہیں انہیں بھی آپ لوگوں نے جمعدار کی حیثیت سے بھرتی کیا ہے۔ ملزم کو آپ تحفظ بھی دیں کیا آیا وہ قانون کا رکھوالا ہو گا کیا اس سوسائٹی میں امن و امان ہو گا اس کا ذمہ دار کون ہے؟ ہم لوگ ہیں ہم لوگ اس کے ذمہ دار اس وقت تک ہوں گے جب تک ہم پاک دامن نہیں ہوں گے ہوم سیکرٹری کی یہ ذمہ داری ہے۔ چیف سیکرٹری کی یہ ذمہ داری ہے اور ایڈووکیٹ جنرل کی یہ ذمہ داری ہے کہ جو لاء اینڈ آرڈر کی آپ باتیں کر رہے تھے میرے خیال میں وہ آپ تصورات میں کر رہے تھے قبیلوں کو قبیلوں سے لڑا رہے ہیں۔ یا بڑے چھوٹوں کو مار رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ قانون سے بڑھ کر دنیا میں کوئی چیز نہیں ہے اگر قانون کی حکمرانی ہو اور قانون پر عملدر آمد ہو تو اگر کسی کو میں ماروں یا کوئی کسی کو مارے تو میرے خیال میں قانون مجھے اور اسے سزا دے گی۔ لیکن میں ایک عام آدمی ہوں اگر میرے پاس سے پستول بر آمد ہو جائے تو مجھ پر ۱۳ ای لاگو ہو جائے گی اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہاں جو بڑے لوگ ہیں ان کے پاس راکٹ لانچر ز کہاں گیا آپ کا ۱۳ ای اس سلسلہ میں ہمیں بیٹھنا چاہیے ہوم سیکرٹری کو کہنا چاہیے اور ہمارے جو قانونی ادارے ہیں انہیں یہ کہنا چاہیے کہ غریبوں پر قانون ہے بڑوں اور قانون کیوں نہیں ہے جب تک قانون سب پر برابر نہیں ہو گا۔ اگر بلوچستان کی عمر پانچ سال ہو جائے یا پچاس سال میں یہ کہوں گا کہ یہاں پر اسی طرح ہوتا رہے گا پولیس نے جو اس ایک بندہ کو مارا ہے اس سلسلہ میں آپ لوگوں کو ٹیلیگرام بھی دیا ہے آپ کو بحیثیت ایک اسپیکر کے اور وزیر اعلیٰ کو پرائم منسٹر کو اور صدر پاکستان کو مگر میرے خیال میں اس سلسلے میں کوئی بھی پیش رفت نہیں ہوئی ہے اگر پولیس........

جناب اسپیکر آپ منسٹر صاحبان میں سے کوئی بتلائے گا کہ حکومت کی طرف سے اس سلسلہ میں ابھی

تک کیا کاروائی ہوئی ہے۔

مسٹر کچکول علی وجہ کچھ نہیں ہوا ہے۔

مولانا عبدالغفور حیدری (وزیر) جناب والا میرے خیال میں یہ ایک مسئلہ نہیں ہے جو کچکول علی صاحب پیش کر رہے ہیں یا ہمایوں خان مری صاحب نے پیش کیا ہے۔ ایسے بہت سے واقعات ہیں' چونکہ ہوم منسٹر موجود نہیں آپ لاء اینڈ آرڈر کی بحث کے لئے کوئی اور دن باقاعدہ مقرر کریں اس میں یہ بحث ہو سکتی ہے یہ تمام مسائل لاء اینڈ آرڈر سے تعلق رکھتے ہیں' یہاں پر ہوم منسٹر موجود نہیں ہیں تو پھر آپ کو کون جواب دے گا؟۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) جناب والا جناب جان محمد جمالی یہاں آگئے ہیں آپ ذرا امان اللہ خان جتک کیس کے بارے میں بتادیں۔

میر جان محمد خان جمالی (وزیر) جناب اسپیکر میں تو اس وقت کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ اس کیس کا تعلق ہوم ڈیپارٹمنٹ سے ہے۔ اور ہوم منسٹر ہی اس کا جواب دے سکتے ہیں۔

مسٹر کچکول علی جناب والا نہیں جناب ہوم منسٹر کیا کر سکتا ہے دیکھنا یہ ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک پروگرام لیں اور اس پروگرام کو ہوم سیکریٹری کو دیں تاکہ وہ اس پر عملدر آمد کرلے۔

جناب اسپیکر اس تحریک التواء کو ۳۰ تاریخ کے لئے رکھتے ہیں تاکہ معلوم کیا جائے کہ سرکار کی طرف سے کیا کارروائی کی گئی ہے۔

میر جان محمد خان جمالی جناب اسپیکر ایک گزارش ہے اگر آپ اجازت دیں جناب والا یہ جو ایوان کی اتنی کمیٹیاں ہیں ان کو تو فعال بنائیں ہوم ڈیپارٹمنٹ بھی اس سے تعلق رکھتا ہے۔

جناب اسپیکر اگلی تحریک التواء مسٹر قہار خان کی ہے۔

تحریک التواء ۳

مسٹر عبدالقہار خان جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں تحریک پیش کرتا ہوں تحریک التواء یوں ہے کہ حالیہ دنوں میں فوری نوعیت کے حامل مسئلہ ضلع ٹیکس کا ناجائز لگانا اور عوام سے ناجائز ٹیکس کی وصولی اور اس سے پیدا شدہ ناجائز تکالیف جس میں پہیہ جام ہڑتال بھی شامل ہے' لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر

بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر تحریک التواء جو پیش کی گئی یوں ہے کہ حالیہ دنوں میں فوری نوعیت کے حامل مسئلہ ضلع ٹیکس کا ناجائز لگانا اور عوام سے ناجائز ٹیکس کی وصولی اور اس سے پیدا شدہ ناجائز تکالیف جس میں پہیہ جام ہڑتال بھی شامل ہے لہٰذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر سردار صاحب ضلع ٹیکس کے بارے میں حکومت نے کوئی اقدام کیا ہے؟

سردار ثناء اللہ زہری (وزیر بلدیات) جناب والا ضلع ٹیکس تو پہلے سے لاگو ہے۔

میر جان محمد جمالی (وزیر) جناب والا یہ معاملہ پھر تین تاریخ کو کابینہ میں بحث کے لئے آرہا ہے۔

سردار ثناء اللہ زہری (وزیر بلدیات) جناب والا اس معاملہ پر تین تاریخ کو پھر کابینہ میں بحث ہوگی۔

ڈاکٹر عبدالمالک جناب والا اسمبلی میں بھی اس معاملے پر بحث ہو' بے شک آپ کابینہ میں فیصلہ کریں کیونکہ ہم بھی یہاں اس کے میرٹ merit اور ڈی میرٹ demerit دیکھ لیں۔

جناب اسپیکر تین تاریخ کے بعد آپ اس کی صورتحال کو دیکھ لیں پھر اس کی جو صورت حال بنتی ہے تو اس کے متعلق تحریک لائیں سردست اس کو ڈسپوز آف کرتے ہیں۔

مسٹر عبدالقہار خان جناب والا آپ اس کو کیوں رجیکٹ reject کر رہے ہیں اس کو فی الحال ملتوی کردیں تین چار دن بعد اس کو پھر زیر بحث لائیں۔

جناب اسپیکر اس کو تین تاریخ کے بعد زیر بحث لائیں گے۔

سرکاری کارروائی

بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۲ء (مسودہ قانون نمبر ۱ مصدرہ ۱۹۹۲ء.................

جناب اسپیکر وزیر بلدیات بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا مسودہ قانون پیش کریں۔

سردار ثناء اللہ زہری ۔(وزیر بلدیات) جناب اسپیکر میں بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۲ء ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۲ء ایوان میں پیش ہوا۔

جناب اسپیکر وزیر بلدیات اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر بلدیات جناب اسپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۲ کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر وزیر بلدیات اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر بلدیات جناب اسپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۲ کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

ڈاکٹر عبدالمالک جناب والا' میں اس سلسلے میں ایک وضاحت کروں کہ ہمارے ہاں روایت چلی آرہی ہے ہر چیز کو ریلیکس relax کرنے کی' بلوچستان حکومت کو ہر چیز ریلیکس کرنے میں بڑی خوشی ہوتی ہے جیسا کہ ہمارے ہاں میڈیکل میں ہوتا ہے پبلک سروس کمیشن میں یا دیگر مد میں رولز ریلیکس کرتے ہیں۔ میرے خیال میں یہاں رولز ریلیکس کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ اس کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کردیں آپ نے ہاؤس کی یہ کمیٹیاں بنائی ہیں ان کو کام کرنے دیں وہ اس پر غور کریں ہم صرف ان دونوں میں تو یہ نہیں دیکھ سکتے ہیں کہ اس کے اثرات عوام پر یا سوسائٹی پر کیا پڑیں گے۔ میں کہتا ہوں کہ رولز ریلیکس relax نہ کریں اس کو کمیٹی میں لے جائیں کمیٹی کی جو رپورٹ آئے گی اس کے متعلق کارروائی کریں۔

سردار ثناء اللہ زہری (وزیر بلدیات) جناب والا مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے آپ اس کو کمیٹی کے سپرد کردیں کمیٹی اس کے متعلق رپورٹ پیش کرے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر مواصلات و تعمیرات) جناب والا میری بھی یہی تجویز ہے کہ اس کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کردیں ہر معاملہ میں دفعہ ۸۴ کی مقتضیات کو ختم نہ کیا جائے جب یہ دفعہ موجود ہے تو سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجا جائے تاکہ ممبران اس کو سوچ سمجھ کر دوبارہ پاس کرسکیں ہر چیز میں دفعہ ۸۴ کو ریلیکس کرنے کا سہارا لیتے ہیں آپ اس دفعہ ۸۴ کو بھی ختم کردیں۔

جناب اسپیکر اس مرحلہ پر دفعہ ۸۴ تو ختم نہیں ہوسکتا ہے اب اس کے متعلق ایوان کی رائے لی جائے گی (مداخلت)

جناب اسپیکر مولانا صاحب میں اس وقت مسودہ قانون کی بات کر رہا ہوں۔

مولانا امیر زمان (وزیر) جناب والا میں بھی اس مسودہ قانون کے متعلق کمیٹیوں کی بات کرتا ہوں اسٹینڈنگ وزیر کمیٹی سے ہم نے آج تک کسی مسئلے کا حل نہیں دیکھا ہے پتا نہیں اس کی کیا ذمہ داری ہے پھر کیا یہ کمیٹی بروقت رپورٹ بھی پیش کردے گی یا نہیں ہم دیکھتے ہیں کہ جام صاحب مرحوم کے زمانے کے مسائل کمیٹی میں پڑے ہوئے ہیں اگر اس کی ذمہ داری ہے پھر کیا یہ کمیٹی بروقت رپورٹ بھی پیش کردے گی یا نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جام صاحب مرحوم کے زمانے کے مسائل کمیٹی میں پڑے ہوئے ہیں اگر اس کی ذمہ داری کچکول علی صاحب لے لیتے ہیں تو ٹھیک ہے سپرد کردیں۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) جناب والا میں مولانا امیر زمان صاحب کی بات کی تائید کرتا ہوں نہ ہمارے اسٹینڈنگ کمیٹیز کی میٹنگ ہوتی ہے نہ ممبر اس میں شرکت کرتے ہیں بہتر ہے آپ آج اس پر کارروائی کریں یا پھر کمیٹی کو وقت دے دیں وہ وقت کے اندر رپورٹ پیش کرے۔ یا اس کو ووٹ کرے یا اس شکل میں واپس کردے۔

جناب اسپیکر اس مسودہ قانون نمبر ۱ کو اسمبلی کی متعلقہ کمیٹی کے سپرد کردیا جاتا ہے وہ ایک مہینہ کے اندر اندر رپورٹ دے دے۔

میر جان محمد جمالی (وزیر) جناب والا یہ اجلاس بیس تاریخ تک جاری رہے گا آپ انہیں کہہ دیں کہ اس اجلاس کے اندر ہی پیش کردے آپ ان کمیٹیز کو محرک بنائیں ان کو انرجائیل پلائیں کیونکہ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں یہ کمیٹیز بھی آپ کے دائرہ میں ہے۔

جناب اسپیکر وزیر بلدیات مسودہ قانون نمبر ۲ پیش کریں۔

بلوچستان پبلک پراپرٹی (تجاوزات کے ہٹانے) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۲ء مسودہ قانون نمبر ۲ ۱۹۹۲ء

جناب اسپیکر سردار ثناء اللہ زہری (وزیر بلدیات)' جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں بلوچستان پبلک پراپرٹی (تجاوزات کے ہٹانے) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۲ء ایوان میں پیش ہوا۔

جناب اسپیکر بلوچستان پبلک پراپرٹی (تجاوزات ہٹانے) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۲ء ایوان میں پیش ہوا۔

جناب اسپیکر وزیر بلدیات اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر بلدیات جناب اسپیکر میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان پبلک پراپرٹی (تجاوزات کے ہٹانے) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۲ء کو بلوچستان اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

وزیر بلدیات جناب اسپیکر تحریک یہ ہے کہ بلوچستان پبلک پراپرٹی (تجاوزات کے ہٹانے) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۲ء کو بلوچستان اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ ۸۴ کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

سردار ثناء اللہ زھری (وزیر بلدیات) جناب والا اس مسودہ قانون کو بھی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کردیں تاکہ وہ اپنی رپورٹ دے دے۔

جناب اسپیکر مسودہ قانون نمبر ۲ کو ایوان کی رائے کے مطابق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کو ایک ماہ کا وقت دیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر وزیر صحت مسودہ قانون ۳ پیش کریں۔

(۳) بولان میڈیکل کالج (بورڈ آف گورنرز) کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۲ء (مسودہ قانون نمبر ۳۔ ۱۹۹۲ء)

میر جان محمد جمالی (وزیر) جناب والا وزیر صحت اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہیں اگر یہ سلسلہ انکے آنے تک ملتوی کردیں؟

مسٹر کچکول علی جناب والا اس بل پر وزیر کا نام اسرار اللہ لکھا گیا ہے وہ اب وزیر نہیں ہیں۔ یہ بل فلیکو جیس flactuous ہے۔

جناب اسپیکر یہ بل جب ھاؤس میں پیش ہوا تھا تو اس وقت اسرار اللہ وزیر صحت تھے۔

ڈاکٹر عبدالمالک آپ اس کی وضاحت کردیں کہ وزیر صحت کون ہیں؟

جناب اسپیکر اس وقت تو وزیر صحت کریم نوشیروانی صاحب ہیں جب یہ بل پہلی دفعہ ایوان میں پیش ہوا تھا تو اس وقت وزیر اسرار اللہ تھے۔

ڈاکٹر عبدالمالک جناب والا میں سمجھتا ہوں اس وقت بولان میڈیکل کالج کا بہت ہی اہم مسئلہ ہے

اور اس وقت بولان میڈیکل کالج میں بے شمار مسائل ہیں میں تو کہتا ہوں اس بل کو حکومت کو بہت پہلے لانا چاہیے تھا اور اس میں جتنی لیگل کمپلیکشن Legal Complication بتائی گئی ہیں وہ صحیح ہیں اب ان کو صحیح کیا جائے تاکہ وہ اس کمپلیکس کو چلا سکیں۔ یا تو اتنے بڑے کمپلیکس کو چھوڑ دو یا چلا دو آپ اس کی بھی وضاحت کر دیں کہ جو ٹھیکہ داروں نے کروڑوں روپے کھائے ہیں ان کا کیا کریں گے۔

جناب اسپیکر اس بل کے متعلق یہ آیا ہے اور یہ بل پہلے ہاؤس میں پیش ہوا ہے اور اس کو دفعہ ۸۴ کی مقتضیات سے بھی مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے اور اب یہ ایوان میں صرف منظوری کے لئے پیش ہوا ہے۔ باقی تمام کارروائیاں مکمل ہو چکی ہیں۔

مسٹر کچکول علی جناب والا آپ اس بل کو دیکھ لیں اس پر تاریخ ۲۱ جولائی ۹۲ء لکھی ہوئی ہے اس بل کو آج ہمارے سامنے منظوری کے لئے پیش کیا گیا ہے اور اس کے جو قانونی اثرات ہیں وہ بہت زیادہ ہیں اور ۲۱ جولائی ۹۲ء کو اسرار اللہ وزیر صحت نہیں رہے ہیں۔

جناب اسپیکر یہ بل پہلے ایوان میں پیش ہو چکا ہے۔

مسٹر کچکول علی جناب والا پھر آپ اس بل کو ایوان میں کلیرفئی Clarify کریں۔

جناب اسپیکر یہ بل پہلے اس ہاؤس میں پیش ہو چکا ہے۔ اس پر کارروائی ہوئی ہے اور اب آپ نے اس کو منظور کرنا ہے اور اس کے متعلق آپ کی رائے لی جائے گی۔

وزیر بلدیات (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر اگر آپ اجازت دیں تو وزیر صحت کی جگہ اس بل کو میں پیش کر دوں۔

جناب اسپیکر تمام ممبران کو کافی وقت ملا ہے اس امنڈمنٹ (amendment) کو پیش کرنے کے لئے ابجیکشن (Objection) کرنے کے لئے لیکن اس دوران کسی بھی رکن نے کوئی آبجیکشن یا ترمیم پیش نہیں کی ہے اس وقت اس کی کیفیت یہ ہے کہ آج اس وقت رائے کے لئے پیش کیا گیا ہے' جو آپ تاریخ بتا رہے ہیں یہ ایجنڈے کی تاریخ اکیس جولائی ہے۔

وزیر اطلاعات بہت اچھی بات کچکول علی صاحب نے کی کہ ہم (گڈ فیتھ good faith) میں بات کر رہے ہیں اور ڈاکٹر مالک صاحب کہہ رہے ہیں کہ (in .he intrst of the complex) کسی خاص گروپ کے لئے نہیں صوبہ کے مفاد کی خاطر

کچکول علی بلوچ رولز پڑھیں اس میں لکھا ہوا ہے کہ متعلقہ وزیر کے علاوہ اسے کوئی اور پیش نہیں کر سکتا ہے۔

وزیر بلدیات یار چھوڑ دو ہمیں پیش کرنے کے لئے اعتراض نہیں ایک تو منسٹر پہلے سے ہی ڈانوا ڈول ہے اور پھر اسے کوئی دوسرا آدمی پیش کرے۔

جناب اسپیکر آپ نے کون سا........(مداخلت)

کچکول علی بلوچ جناب آپ ۸۷ کو دیکھیں۔

جناب اسپیکر ۸۷ تو یہ ہے کہ کوئی ایسی تحریک مسودہ قانون زیر غور لایا جائے مسودہ قانون کے رکن متعلقہ کے ماسوا کسی دیگر رکن کی طرف سے پیش نہیں کی جائے گی۔ اور کوئی ایسی تحریک کہ کسی مسودہ قانون کو ایک مجلس منتخب کے حوالے کردیا جائے یا اسے استصواب رائے عامہ کے لئے مشتہر کردیا جائے' ماسوائے اس رکن کے جو مسودہ قانون کا رکن متعلقہ ہو کسی دیگر رکن کی طرف سے پیش نہیں کی گئی بجز اس صورت کے کہ ایسی تحریک رکن متعلقہ کی پیش کردہ تحریک کے سلسلے میں بطور ترمیم پیش کی جائے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ صاحب اس میں ایک مسئلہ ہے جس کے خلاف اب یہ بل کیونکہ یہ آدمی طاقتور ہے کہ حکومت بلوچستان مجبور ہوا ہے ایک قانون رہا ہے آپ اس میں کیوں اتنا الیگل (lnleqal) غیر قانون پروسیجر (Procedure) اختیار کریں گے کہ آگے جاکر اس مسئلہ کو پہلے ہی ہائی کورٹ میں ہے بجائے یہ کہ آپ اس کو آج بلکہ اسے دو تین دن کے بعد...... اس کو اگر آپ کے رولز آف بزنس اس کی اجازت نہیں دے رہے ہیں تو اس کو آپ پراپروے (proper way) پر لے جائیں یہ بندہ ایسے چھوڑنے والا نہیں ہے جس کا پریکٹیکلی (Practically) ثبوت یہ ہے کہ آپ باقاعدہ ایک فرد کے لئے قانون بنا رہے ہیں صرف ایک بندے کے لئے۔

جناب اسپیکر ڈاکٹر صاحب قانون اور ضابطہ کے مطابق معزز اراکین کی ذمہ داری تھی کہ اگر اس سلسلے میں کوئی پیچیدگی ہوتی تو withintime وہ اس سلسلے میں کوئی ترمیم لاتے۔

کچکول علی بلوچ جناب اگر ریفرنڈم (Referrendum) کریں تو ٹھیک ہے۔

وزیر تعلیم جناب اسپیکر آپ اسے ڈیفر defer کردیں۔ متعلقہ منسٹر صاحب چند دنوں میں آجائے گا۔

جناب اسپیکر یہ رائے تو آپ لوگوں کی ہوگی اور جو ریفرنس دیا ہے اسے آپ دیکھیں۔ اگر آپ ۲۴

دیکھیں

Any Minister, Member is charge means, in the case of Government bill any Minister acting on the behalf of the Provincial Government and in the case of private member bill the member who has introduced it or any other member authorised by him in the item assumed the charge of the bill in his absence.

جناب اسپیکر اب رائے لیتے ہیں آپ ڈیفر کرتے ہیں یہ تو ہاؤس کا فیصلہ ہے تو میں یہ جو تحریک ہے میں اسے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں مرضی آپ کی ہے۔

وزیر اطلاعات جناب اسپیکر ڈاکٹر عبدالمالک صاحب بھی وزیر صحت رہ چکے ہیں اور اس مسئلے کو سمجھ رہے ہیں آپ کے بھی اپنی پاورز ہیں آپ کچھ رولز ریلیکشن Rules Relaxation کر سکتے ہیں تو آپ سے گزارش ہے اور ایوان سے گزارش ہے کہ سردار ثناء اللہ صاحب کو اجازت دیں کہ وہ بل پیش کریں۔ یہ صوبہ کے مفاد میں ہے۔

میر ہمایوں خان مری بات یہ ہو رہی ہے تو جناب صوبہ کے مفاد کے لئے اس کو ڈیفر کیا جائے تاکہ اسے صحیح معنوں میں پڑھا جائے رولز ایک فرد کے لئے بنایا جا رہا ہے ایک آرڈیننس ہے بل کی صورت میں آ رہا ہے اسے دو تین دن تک اسٹڈی (study) کریں ویسے ڈاکٹر مالک صاحب صحیح کہہ رہے ہیں کہ بندہ ایسا ہے کہ جو چھوڑنے والا نہیں ہے۔

جناب اسپیکر میر صاحب آپ کی بات درست ہے لیکن سٹڈی کے لئے تین چار مہینے آپ کو پہلے دیئے جا چکے تھے۔

عبدالمالک بلوچ ہم نے اسے پڑھا نہیں ہے اور یہ مجموعی طور پر صوبہ کے مفاد میں ہے جو وہاں کمپلیکیشن (Complication) ہے بورڈ کے سامنے بجائے اس کے کہ ٹیکنیکل مسئلے کو......

جناب اسپیکر ہم اس پر Agree کرتے ہیں کیونکہ اس بل کو ہم نے پڑھا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل صوبے کی مجموعی مفاد میں ہے کیونکہ وہاں گورنر بورڈ کے سامنے جو کمپلیکیشن ہیں اگر اس کے ٹیکنیکل مسئلے کو نہیں نکالیں

گے مسئلہ ادھر کا ادھر ہی رہے گا۔ عرصہ تین سال سے بورڈ آف گورنرز بنا ہے اب تک وہ اس سلسلے میں کوئی رزلٹ نہیں لا رہا ہے اور کنٹریکٹر روزانہ کورٹ میں کبھی ادھر اور کبھی ادھر پھرتا رہتا ہے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) جناب اسپیکر میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پہلے کوئی قانون نہیں کہ اب کوئی دوسرا قانون فرد واحد کے لئے بنایا جارہا ہے کل کو کسی اور شخص کے خلاف اس طرح قانون بنائیں گے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایک شخص کے لئے قانون بنایا جارہا ہے۔

جناب اسپیکر اس وقت کوئی بھی معزز رکن یہ سوال نہیں پوچھ سکتا کیونکہ یہ بل ۱۵ مارچ ۱۹۹۲ء کو ہاؤس کے سامنے پیش ہوا اور آج ۲۷ جولائی ہے چار ماہ سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے' یہ آپ حضرات کی ذمہ داری میں شامل تھی کہ آپ سب اس کو پڑھ لیتے۔ اور جو ترمیم مناسب سمجھتے وہ آپ لا سکتے تھے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) جناب اسپیکر شائد اس وقت میں موجود نہیں تھا۔ بہرحال یہ اچھی بات نہیں کہ ایک شخص کے لئے قانون بنایا جائے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب اسپیکر میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ضروری ہے کہ ایک شخص تمام بولان میڈیکل کمپلیکس کو عرصہ بائیس ۲۲ سال سے رگڑ رہا ہے اگر ہم زندہ قوم ہوتے تو اس کو سزا دیتے یا اپنے آپ کو۔

سردار ثناء خان زہری (وزیر بلدیات) جناب اسپیکر ہم یہی سمجھتے ہیں کہ یہ بہت ضروری ہے اس کو پیش ہونے دیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب اسپیکر یہ بالکل صوبے کے مفاد میں ہے اس کے آپ اغراض و مقاصد دیکھیں اس میں باقی کنٹریکٹر نہیں آتے صرف بی ایم سی (B.M.C) کا کنٹریکٹر آتا ہے منسٹر صاحب ریلیکس ہوجائیں۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل جناب اسپیکر پہلے والے قانون پر اس کو چلایا جائے بہتر ہوگا اس طرح اگر آپ ہر کنٹریکٹر کے لئے علیحدہ قانون بنائیں تو اچھا نہیں ہوگا لوگ کیا کہیں گے ویسے بھی کیس Case عدالت میں چل رہا ہے۔

میر جان محمد جمالی جناب اسپیکر بلوچستان میں ایک ہی میجر پروجیکٹ ہے وفاقی حکومت ۱۹۷۳ء سے اس پر امپلیمنٹ (Implement) کرنے کی کوشش کررہی ہے سفید ہاتھی کو نتھ ڈالنے کا یہی طریقہ باقی رہ گیا

ہے اگر آپ اجازت دیں صوبے کی Intrest انٹرسٹ میں انفرادی انٹرسٹ کو سپرسیٹ Superset کر کے صوبے کی انٹرسٹ کو سامنے رکھا جائے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) جناب اسپیکر اس بات کی کون یقین دہانی دے گا کہ اگلا جو ٹھیکدار آئے گا وہ ایماندار ہوگا۔

جناب اسپیکر ملک صاحب اس کا اس مسودہ قانون سے کوئی تعلق نہیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب اسپیکر یہ تو منسٹر پر ڈپینڈ Depend کرتا ہے اگر منسٹر ایماندار ہو تو ٹھیکدار ایماندار ہو سکتا ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) جناب جس وقت آپ وزیر صحت تھے اور آپ ایماندار تھے تو آپ نے اس کے خلاف کیوں کارروائی نہیں کی۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب اس لئے میں نے منسٹری چھوڑ دی مجھ سے بے ایمانی نہیں ہو سکتی تھی۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) جناب اسپیکر یہ کہاں کا انصاف ہے کہ کسی ایک فرد کے لئے قانون بنایا یا ایسے سنیسٹیو (Sensitive) طریقے اختیار کرنا یہ آئین کے خلاف ہے ملک کے خلاف ہے اور ایک فرد کی آزادی کے خلاف ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب اسپیکر یہ اس اسمبلی کی بدقسمتی ہے کہ یہاں پر ٹریژی بینچز نے خود ہی بل پٹ اپ Put Up کیا اور ہم کہتے ہیں کہ خدا کے لئے اس کو منظور کریں اور ٹریژی بینچز والے کہتے ہیں کہ ہم نہیں مانتے ہیں اگر نہیں مانتے ہو تو کابینہ سے متفقہ طور پر پاس کر کے اسمبلی کے فلور پر کیوں لائے

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) جناب یہ اسٹینڈنگ کمیٹی سے پاس ہوا ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب یہ اسٹینڈنگ کمیٹی سے پاس ہوا ہے۔

جناب اسپیکر ملک سرور خان صاحب اس بل کی قانونی فارمیلٹز (Fermalitis) وہ پوری ہوگئی ہے آپ حضرات نے خود اس کو آرٹیکل ۴۷ مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ اب یہ اس اسٹیج پر آگیا ہے کہ آپ لوگ اسے منظور کریں یا نامنظور کریں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) جناب اسپیکر اس پر اسٹنیڈنگ کمیٹی کی رپورٹ موجود نہیں ہے

اگر رپورٹ موجود ہے تو بے شک......

جناب اسپیکر ہاؤس نے اس بات کی ضرورت محسوس نہیں کی کہ اس کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے بلکہ آپ نے ۴۷ کے مقتضیات سے اسے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) جناب اسپیکر پھر اس کو اسی وقت پاس کرتے پھر ضرورت کیا تھی کہ آپ نے اس کو چار ماہ سرد خانے میں رکھا' جناب اسپیکر اگر متعلقہ وزیر موجود نہ ہو تو کوئی دوسرا وزیر اس کو پیش کر سکتا ہے۔

جناب اسپیکر جی ہاں کوئی دوسرا وزیر پیش کر سکتا ہے اگر آپ لوگ اس کو چھوڑتے ہیں ۳ تاریخ کے لئے تاکہ وزیر متعلقہ آجائے۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر) جناب اسپیکر آپ اجازت دیں کہ میں اسے پیش کروں یہ صوبے کے مفاد میں اور خاص کر ڈاکٹر عبد المالک اور کچکول علی کے مفاد میں ہیں۔

ملک سرور خان کاکڑ (وزیر) جناب اسپیکر کیا ایک بھائی دوسرے بھائی کا بل پیش کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر عبد المالک بلوچ جب ایک ٹھیکدار دوسرے ٹھیکدار کے مفادات کو تحفظ دے سکتا ہے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) جناب اسپیکر میں احتجاج کرتا ہوں اس وقت میں منسٹر ہوں ٹھیکدار نہیں ایک آدمی کے لئے قانون بنایا جارہا ہے۔ کیا یہ حکومت ہے کیا یہ کوئی سسٹم ہے میرے خیال میں ایک شخص کے لئے علیحدہ قانون نہ بنایا جائے اس کو بھی اسی قانون کے تحت ڈیل کریں جس سے ملک کے باقی عوام کو ڈیل کیا جارہا ہے۔

مسٹر کچکول علی جناب اسپیکر پورے ملک کے لئے ہم قانون نہیں بنا سکتے کم از کم ایک شخص کے لئے تو بنائیں۔

ڈاکٹر عبد المالک بلوچ جناب اسپیکر یہ بالکل حقیقت ہے یہ آپ بالکل حکومت چلا رہے ہیں۔

جناب اسپیکر جعفر خان صاحب احتجاج آپ کابینہ کے اجلاس میں کر سکتے تھے۔ ہاؤس میں آپ کا لایا ہوا بل ہے۔

جناب اسپیکر سردار ثناء اللہ خان زہری صاحب کو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ بل پیش کریں

سردار ثناء اللہ خان زہری جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بولان میڈیکل کالج کے (بورڈ

آف گورنرز) کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۲ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر تحریک یہ ہے کہ بولان میڈیکل کالج (بورڈ آف گورنرز) کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۲ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔ (تحریک منظور کی گئی)

اب اگر کوئی ممبر تحریک پر بحث کرنا چاہتا ہے تو وہ......

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر تعلیم) جناب اسپیکر اب میں بات کرنا چاہونگا ویسے تو بل اپنی حکومت کا پیش کردہ ہے شائد میں اس دن کابینہ کے اجلاس میں موجود نہیں تھا اگر ہوتا تو میں اس کی مخالفت کرتا۔ بہرحال جمہوریت کا یہ تقاضا ہے کہ صرف حکومت کے طور پر ڈیل نہیں کیا جائے بلکہ ہر ایک کا اپنا نظریہ ہوتا ہے۔ آزادی ہوتی ہے اس کے مطابق بولا جائے جمہوریت کا تقاضا یہی ہے' میں یہ کہوں گا کہ یہ جائز نہیں کہ ایک فرد کے لئے قانون بنایا جائے کیا پہلے قانون موجود نہیں؟ ایک آدمی کو دبانے کے لئے یا پروجیکٹس سے نکالنے کے لئے اب کسی قانون کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ کیوں ہو رہا ہے کون ضمانت دے گا کہ کل کسی دوسرے کے ساتھ نہیں ہوگا ٹھیک ہے اس میں سو خرابیاں ہوسکتی ہیں لیکن قانون موجود ہے جناب آپ خود ایک ایڈووکیٹ ہیں اور اس قانون کے تحت آپ نے عدالتوں میں بحث بھی کی ہے۔ میرے خیال میں اس کو بھی اسی قانون کے تحت ڈیل کرنا چاہیے کسی شخص کو دبانے یا ٹارچر کرنے کے لئے ایک قانون بنایا جا رہا ہے میں اس کی حمایت نہیں کروں گا۔ اگر کوئی آفیسر اپنے گناہوں کی وجہ سے کسی کو نہیں پکڑ سکتا کسی موقع پر اس کو ڈھیل دے دے کر آخر میں اس کے لئے ایک خصوصی قانون بناتے ہیں یہ کس طرح بھی جائز نہیں ہوگا اگر میں کابینہ کے اجلاس میں ہوتا تو بھی اس کی مخالفت کرتا آج میں اسمبلی فلور پر بھی اس کی مخالفت کرتا ہوں کیونکہ ایک شخص کی آزادی سلب کی جا رہی ہے کیا اس کو حق نہیں کہ جو قانون موجود ہے اسی کے مطابق اس کو ڈیل کیا جائے۔

مولانا امیر زمان (وزیر) جناب اسپیکر صاحب گزارش یہ ہے کہ اگر یہ قانون بن جائے تو میرے خیال میں ذمہ داری کوئی نہیں اٹھا سکتا ہے کہ اس قانون کے اندر پھر کسی کے ساتھ بے انصافی نہیں ہوگی بلکہ پہلے سے ایسے قوانین موجود ہیں تو میرے خیال میں آپ کے اس قانون میں ایسی سکت ہے کہ کسی کو پکڑے اور نہ آپ کے قانون چلانے والوں میں ایسی سکت ہے کہ کسی کو پکڑیں لہذا اس طرح کے قانون بنانا ایک شخص کے لئے پھر ایک ٹھیکدار کے لئے میرے خیال میں ہم نے اور راستہ کھول دیا اس کے لئے اور راستے کھول جائیں گے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب اسپیکر صاحب ذرا اس کی وضاحت کریں کہ قانون میں کیسے سکت

نہیں ہے آپ قانون بنانے والے شخص ہیں یہاں اسمبلی بیٹھی ہوئی ہے یہاں کام کرنے کے لئے اور آپ خود اعتراف کر رہے ہیں کہ جی قانون میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب اسپیکر ڈاکٹر صاحب آپ ان کو بات مکمل کرنے دیں۔

مولانا امیر زمان (وزیر) جناب مسئلہ یہ ہے کہ آپ کے ملک میں جتنے بھی قانون ہیں اس میں چار یا پانچ ایسے نکات ہیں کہ اسلامی اصول کے مطابق ہیں یہاں پر ساری اکثریت مسلمانوں کی ہے لہٰذا یہاں پر مسلمانوں کا قانون ہونا چاہیے آج تک آپ کے ملک میں انگریزوں کا قانون رائج ہے آپ کے جو وکیل ہیں ان کے ساتھ جو تعلیم ہے وہ بھی انگریزی ہے۔

جناب اسپیکر مولانا صاحب اس کے ساتھ اس کا کیا تعلق ہے۔

مولانا امیر زمان (وزیر) اس کا یہ تعلق ہے کہ آپ کی یہ جو قانون بھی اس طرح کا قانون ہے جیسے کہ پہلے سے کوئی قانون موجود نہیں جب وہ قانون مسلمانوں کے لئے منظور نہیں میں بحیثیت ایک مسلمان یہاں پر برملا کہہ سکتا ہوں کہ یہ اسلامی اصولوں کے مطابق نہیں ہے جیسا کہ پہلے آپ کے کچھ قوانین ہیں اسلامی اصولوں کے مطابق نہیں ہیں لہٰذا میں برملا اس کی مخالفت کر سکتا ہوں پھر ایک آدمی کے لئے قانون بنانا یہ یقیناً" تمام انسانیت کے خلاف ہے یعنی سارے مسلمانوں میں ایک انسان گناہ گار ہو گیا اور کوئی انسان گناہ گار یہاں نہیں ہے اور ایسا انسان نہیں ہے جس نے خلاف وزری کی ہو بلکہ یہ زیادتی ہے اس کے لئے باقاعدہ بلوچستان اسمبلی بیٹھ کر ایک قانون بنا رہی ہے حالانکہ ہم نے یہاں پر یہ سوچا نہیں ہے کہ ہم ایک قاتل کے لئے سوچ لیں بلکہ ہم یہاں ایک ٹھیکدار کے لئے سوچ رہے ہیں تو اس کا مقصد یہ ہے کہ نہ قانون میں سکت ہے کسی کو پکڑنے کی کیونکہ پہلے بھی قانون موجود ہے اور نہ قانون چلانے والوں میں مثال کے طور پر آپ کا ڈپٹی کمشنر ہے کمشنر ہے اور تحصیلدار ہے اور اسسٹنٹ کمشنر ہے ان میں اتنی سکت نہیں ہے کہ کسی آدمی کو پکڑیں تو وہ قاتل کو کس طرح پکڑ لیں گے اگر ایک ٹھیکیدار کو نہیں پکڑ سکتا۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) جناب اسپیکر صاحب اگرچہ قانونی لحاظ سے وقت گزر چکا ہے اب میں ایک ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں میری عرض یہ ہے کہ جو قانون اس وقت ایک شخص کے لئے بنایا جا رہا ہے اور اس کو ہی سارے غلط کاموں کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے تو گویا اس معاملے میں ان کے ساتھ وہ آفیسران یا وہ لوگ جن کے تعاون سے اور ان کے ذریعے انہوں نے بولان میڈیکل کالج میں غلط کام کئے ہیں اور یا جو پیسے ہیں انہوں نے

سات کروڑ سے بڑھا کر ایک ارب روپے تک پہنچا دیا ہے اس ساری کارروائی کا ایک آدمی ذمہ دار نہیں ہے لہٰذا میں یہ ترمیم پیش کرتا ہوں کہ ان تمام ذمہ دار افراد جو اس کام میں شامل رہے ہیں اور ملوث ہیں چاہیے وہ سرکاری ہیں یا دوسرے لوگ ہیں ان سب کو شامل کر کے ان کے خلاف ایک انکوائری ہونی چاہیے تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ واقعی گورنمنٹ نے کوئی ایکشن لیا ہے اور کسی کے خلاف کوئی کارروائی ہو رہی ہے ایسے قانون بنانا کہ ایک ہی آدمی سب چیزوں کا ذمہ داری ہے خزانے سے تو اس نے پیسے نہیں نکلوائے ہیں وہ لازماً کسی سرکاری آفیسر کے ذریعے نکلوائے گئے ہیں اور کوئی سرکاری آفیسر بھی اس کے اس کاروبار میں شامل ہے تو میں ترمیم پیش کرتا ہوں کہ ان تمام کے خلاف انکوائری بھی کرائی جائے اور رپورٹ اس ہاؤس میں پیش کی جائے۔

ڈاکٹر عبدالمالک جی میں پھر اس کو ریپیٹ (repeat) کر رہا ہوں کہ ٹریژری بینچز نے بل پیش کی ہے اور کسی کے سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں اور یہ نہ بورڈ آف گورنرز کو سمجھ رہے ہیں کہ یہ کیا بلا ہے بھئی اس کو سمجھ لو کہ بورڈ آف گورنرز بلوچستان گورنمنٹ نے کیوں بنایا تھا یا اس میں جو اختیارات اس کو چاہیں جناب اسپیکر صاحب میں اس کی تھوڑی وضاحت کروں کہ بولان میڈیکل کالج تین چار سال پہلے فیڈرل گورنمنٹ سے مانیٹر ہو رہا تھا اس کی وجہ سے بہت سے ایسے ڈیسیشن (Decision) نہیں ہو پار ہے تھے تب پھر بلوچستان گورنمنٹ نے جا کر فیڈرل گورنمنٹ سے درخواست کی کہ آپ اس کام کو یہیں سے مانیٹر کر لیں تو انہوں نے ایک بورڈ بنایا۔ گورنر بورڈ جس میں گورنر صاحب تھے ہمارے منسٹر صاحب ہیں اور کچھ فیڈرل ریپریزنٹیٹوز (Representation) ہیں اور چیف سیکریٹری ہیں تو مسئلہ یہ ہے کہ کسی کو پتہ نہیں ہے اور مخالفت کر رہے ہیں کہ یہ کیا بھلا ہے وہ گورننگ باڈی کو جو آپ نے بنایا ہے اس کو اختیارات کی ضرورت ہے جب تک آپ اختیارات نہ دیں......

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) جناب اسپیکر صاحب (پوائنٹ آف آرڈر) میں آپ کے نوٹس میں اور اس معزز ایوان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اس وقت بھی جو یہ بورڈ کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور جیسا معلوم ہوتا ہے کہ بورڈ میں جو لوگ شامل ہیں ان کے بھائی آج جنگل ٹھیکدار بنے ہیں یہ جو بورڈ آف لاء ہے یہ بورڈ جو آپ نے پیش کیا ہے تو بات یہ ہے کہ میں ڈاکٹر صاحب سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک کاروباری ادارہ بن گیا ہے کارخانہ ہے جو لوگوں کو انڈے دے رہا ہے تو آپ مہربانی کریں کہ یہ جو پراپر ایکشن ہے جو صحیح ایکشن ہے وہ آپ لیں چاہیے جو ٹھیکدار ملوث ہے یا کوئی اور لوگ ملوث ہیں آج بھی اسی بورڈ کے لوگ

جس کے لئے آپ نے یہ قانون پیش کیا اس کے بھائیوں نے آج وہاں کام شروع کردیا ہے۔

مسٹر کچکول علی جناب اسپیکر صاحب ہم یہ کہتے ہیں کہ جب کوئی جج یا اسپیکر ایک رولنگ دیں گے اس کو ری اوپن (reopen) کرنے کی اجازت نہیں ہے لیکن بدبختی سے یہ ہر چیز کو ری اوپن (reopen) کیا جارہا ہے جب آپ نے رولنگ دی اس کو stop کرنا چاہیے۔

جناب اسپیکر نہیں ابھی تقریریں ہو رہی ہیں۔

مسٹر کچکول علی سر آپ نے رولنگ دی لوگوں نے اس کو پاس کیا پھر کیسے تقریریں ہوں گی اس پر پہلے ڈیبیٹ debate ہوئے بعد میں آپ ججمنٹ (judgment) دیں

ڈاکٹر عبدالمالک جناب اسپیکر صاحب میں تھوڑی سی اس کی وضاحت کروں کہ آپ کہتے ہیں تقریریں ہوں گی تقریریں کیا کریں گے لوگ کہ جنہیں کچھ پتا بھی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر نہیں کچکول صاحب نے فرمایا کہ تقریریں قاعدہ اس طرح ہوتا ہے کہ جب ایکسپشنز (exceptions) کے بعد پھر یہ ہے کہ جب ایک تحریک آجاتی ہے کہ فوری طور پر زیر غور لایا جائے تو اس میں فوری طور پر زیر غور لانے کے بعد کوئی بھی ممبر اس بل سے متعلق اظہار رائے کرسکتا ہے تاکہ جو اگلی تحریک ہے اس میں اس کی منظوری یا نامنظوری کی بات آجاتی ہے اس سلسلے میں وہ کلیئر ہو کہ میں نے رائے منظوری کی حق میں دینی ہے یا نامنظوری کے حق میں اس لئے تقریر کی اس میں اجازت ہے یہ آپ لوگوں کے لئے ہے تاکہ آپ صحیح طریقے سے کسی چیز ایکسپلائن cxplain کرسکیں کسی چیز کے بارے میں آپ اپنی رائے دے سکیں تو میرے خیال میں تقریریں ہوگئی ہیں اگلی تحریک چلاتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ بولان میڈیکل کالج بورڈ آف گورنرز کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۲ء کو منظور کیا جائے

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) جناب اسپیکر صاحب یہ جو سیکشن (۴) ہے اس میں میں کچھ ترامیم لانا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر نواب صاحب ترامیم کا وقت گزر چکا ہے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) اس کے حق میں میں ووٹ نہیں دوں گا کیونکہ یہ بورڈ آف گورنرز کو وہ اختیارات دے رہے ہیں کہ وہ کسی بھی ٹھیکدار کو کسی بھی وقت اس کا پے منٹ Payment

کر سکتا ہے اس کو کینسل کر سکتا ہے تو اگر آپ اجازت دیں تو کچھ دن کے بعد میں سیکشن (۴) کا ترمیم لے آؤں گا۔

جناب اسپیکر قاعدے کے مطابق آپ نے جو بھی کرنا ہے لاء کے مطابق اس وقت سوال یہ ہے کہ بولان میڈیکل کالج بورڈ آف گورنرز کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۲ء کو منظور کیا جائے

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) جناب اسپیکر صاحب مجھے اجازت دیجئے کہ میں ایک ترمیم پیش کروں

جناب اسپیکر ترمیم کا مسئلہ گزر چکا ہے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) کم از کم یہ پابندی تو لگا دیں کہ جو بورڈ کے ممبران ہیں ان کو تو ٹھیکے نہیں ملنے چاہیے۔

جناب اسپیکر جعفر خان صاحب آپ کوئی بھی بل لا سکتے ہیں برابر طریقے سے اس وقت جو کاروائی جس طریقے سے ہو رہی ہے ہم اس کے مطابق چلیں گے آپ ترمیم لا سکتے ہیں آپ دوسرا بل بنا کر لا سکتے ہیں یہ آپ کا مسئلہ ہے لیکن اس وقت جو بل پیش ہوا ہے اب سوال یہ ہے۔ کہ بولان میڈیکل کالج بورڈ آف گورنرز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۲ء کو منظور کیا جائے نامنظوری والے کھڑے ہو جائیں نامنظوری والا نہیں ہے تو اس لئے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) جناب اسپیکر آپ کی اجازت سے میں آپ سے صرف ایک وضاحت چاہتا ہوں کہ یہاں قانونی چارہ جوئی سے آپ کا حق چھین سکتے ہیں یعنی ہمارے ملک کا قانون کسی کو بھی یہ حق دیتا ہے کہ ہم قانونی چارہ جوئی سے کسی کا حق چھین لیں یا کسی کا راستہ بند کریں وہ کورٹ میں جانے سے یعنی آپ کسی کا حق چھین سکتے ہیں میں صرف یہ رولنگ چاہتا ہوں اگر آپ کسی کا حق چھین سکتے ہیں کہ جی ہمیں اختیار ہے کہ قانونی چارہ جوئی سے ہم کسی کا حق چھین سکتے ہیں یا پھر قوانین کے مطابق یہ اجازت ہونا چاہیے کہ جو جتنے بھی کورٹس ہیں۔

میر ہمایوں خان مری جناب یہاں آپ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ایک کیبنٹ کا فیصلہ ہے کوئی کہتا ہے ہاں اور کوئی کہتا ہے نہیں یہ فیصلہ آپ لوگوں نے وہاں کرنا تھا یہاں پر ایک کہتا ہے ہاں اور دوسرا کہتا ہے نہیں آپ لوگ پہلے اپنا فیصلہ کریں کمال ہے یہ بلوچستان کی بدبختی ہے کوئی کہتا ہے ہاں کوئی کہتا ہے نہیں۔

مسٹرارجن داس بگٹی جناب اسپیکر آنریبل نواب صاحب آج اس وقت ہمارے ہاؤس کے لیڈر آف دی ہاؤس ہیں ہم ان کی بات کی تائید کرتے ہیں نہیں نواب صاحب ہم آپ کی بات کی تائید کرتے ہیں اگر نامنظور ہے تو ہمیں بھی نامنظور

جناب اسپیکر اس پر آپ رائے دیں جس طریقے سے ہاؤس مناسب سمجھیں ہم رائے لے لیتے ہیں اس کے بعد.....

ڈاکٹر کلیم اللہ جناب اسپیکر اس طرح معلوم ہو رہا ہے کہ یہ جو بل پہلے سے پیش ہوا ہے کابینہ میں یا لوگوں نے اس کو پڑھا نہیں ہے یا سمجھا نہیں ہے یا غیر حاضر تھے جلدی جلدی میں ایک مسئلہ ہو گیا اب جب کہ اس کو اس کی نوعیت کا پتہ چل رہا ہے تو لوگ کچھ عجیب تذبذب میں بڑے ہوئے ہیں کہ کیا کہیں کیا نہیں کہیں۔

(۱) اس بل کو واپس Refer نہیں کیا جا سکتا ہے اس کابینہ میں یا کمیٹی میں

(۲)' ویسے بھی جو ٹھیکدار ان کی جو کنڈیشن ہوتی ہیں اس وقت کیا شرائط تھیں کہ وہ اس گورنر پاور کے انڈر رہیں گے یا اس ٹھیکدار کے ساتھ اس وقت یہ شرائط نہیں تھے۔ ایک ٹھیکدار کو جو آپ نے کنٹریکٹ دیا ہے اس وقت کے اپنے شرائط تھے اور اس ٹھیکدار پر آپ ایک نئے بورڈز آف گورنر کے شرائط مسلط کر رہے ہیں تو میرے خیال میں اس نے کیا کیا ہے کیا نہیں کیا ہے ایک سرے سے تو آپ نے اسے کنٹریکٹ دیا ہے اس میں یہ شرط نہیں تھی اب وہ کنٹریکٹ کو ختم کر چکا ہے یا کر رہا ہے آپ اس میں نئے شرائط داخل کر رہے ہیں یہ میرے خیال میں اس کے حقوق کی تلفی ہو رہی ہے ہاں یہ بات ٹھیک ہے کہ آپ ابھی سے قانون تیار کرلیں نئی کنٹریکٹر پر اس کا اطلاق ہونا چاہیے مہربانی کر کے یا تو اس کو واپس refer کر دیں یا کمیٹی کے پاس بھیج دیں یا ان ٹھیکداروں کو مستثنیٰ کر دیں نئی ٹھیکدار آئیں گے ظاہر ہے یہ بل اسی پر لاگو ہو گا وہ ٹھیکدار جس کے ساتھ آپ نے پہلے شرائط نہیں رکھی تھی یہ بورڈز آف گورنر کی اس پر آپ اس آخری ٹائم پر امپلیمنٹ کر رہے میرے خیال میں یہ ان کے ساتھ زیادتی ہوگی اس پر آپ ری کنسیڈر (Reconsider) کریں ری رفیر (re-refer) کریں اس پر کمیٹی بنائیں یہ کافی کنفیوزنگ (confusiug) قسم کا بل ہے۔

جناب اسپیکر اس وقت یہ رائے کے لئے ہاؤس کے سامنے ہے ہاؤس اس سلسلے میں کیا رائے دیتا ہے؟ ہاؤس کی رائے لے لیتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک مسٹر اسپیکر صاحب میں ذرا ایک عرض کروں یہاں پر بل کو ہمارے یہاں معزز

اراکین بیٹھے ہوئے ہیں وہ ایک ٹھیکدار پر توہ کر رہے ہیں کہ جی ایک ٹھیکدار کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا گیا ہے اس سال میں اس پر کیوں ہم نہیں سوچتے ہیں آخر جو بل بھیجا ہے گورنمنٹ نے پہلی گورنمنٹ ہے جو اس طرح ہم دیکھ رہے ہیں بل بھی لایا کسی کو پتہ نہیں ہے آخر اس کو ذرا define کرو خدا کے لئے۔

جناب اسپیکر جی رائے اس سلسلے میں دیں کہ آیا یہ بورڈ آف گورنرز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۲ء کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر تحریک منظور ہوئی بولان میڈیکل کالج بورڈ آف گورنرز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۲ء منظور ہوا۔

اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۹۲ء بوقت ساڑھے دس بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس ایک بج کر پینتس منٹ پر (دوپہر) مورخہ ۳۰ جولائی (بروز پنجشنبہ) تک کے لئے ملتوی ہوگیا۔)